# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Thursday, May 16, 1995.*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes after five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---

*Recitation from the Holy Quran*

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھاالذین امنوااتقوا اللہ وامنو برسولہ یؤتکم کفلین من
رحمتہویجعل لکم نوراتمشون بہ ویغفر لکم O واللہ غفور
رحیم O لئلایعلم اھل الکتب الا یقدرون علی شیء من فضل
اللہ وان الفضل بید اللہ یئوتیہ من یشاء O واللہ ذوالفضل
العظیم O

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اللہ تم کو اپنی رحمت سے دو حصہ دے گا اور تمہارے لئے (وہ) نور پیدا کردیگا کہ تم اسے لئے چلو پھرو گے اور وہ تم کو بخش دے گا اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے (اور یہ دولتیں اس لئے عطا کرے گا) تاکہ اہل کتاب کو (قیامت میں) معلوم ہوجائے کہ انہیں اللہ کے فضل کے کسی چیز پر بھی دسترس نہیں اور یہ کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ بڑے

# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Thursday, May 16, 1995.*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes after five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

---------------------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھاالذین امنوااتقوا اللہ وامنو برسولہ یؤتکم کفلین من
رحمتہویجعل لکم نوراًتمشون بہ ویغفر لکم O واللہ غفور
رحیم O لئلایعلم اھل الکتٰب الا یقدرون علی شیء من فضل
اللہ وان الفضل بید اللہ یئوتیہ من یشاء O واللہ ذوالفضل
العظیمO

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اللہ تم کو اپنی رحمت سے دو حصہ دے گا اور تمہارے لئے (وہ) نور پیدا کردیگا کہ تم اسے لئے چلو پھرو گے اور وہ تم کو بخش دے گا اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے ( اور یہ دولتیں اس لئے عطا کرے گا) تاکہ اہل کتاب کو (قیامت میں) معلوم ہوجائے کہ انہیں اللہ کے فضل کے کسی چیز پر بھی دسترس نہیں اور یہ کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ بڑے

فضل والا ہے۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب گچکی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

## POINT OF ORDER

**جناب منظور احمد گچکی۔** میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ دن پہلے جناب جی ایم سید صاحب فوت ہو گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بہت سے اس ہاؤس میں اس کے colleagues تھے، کل کیونکہ فاتحہ نہیں پڑھی گئی، میری گزارش ہے کہ فاتحہ پڑھی جائے۔

## OBITUARY

(اس موقع پر جی ایم سید صاحب کے لئے فاتحہ پڑھی گئی)

**ڈاکٹر محمد ریحان۔** پوائنٹ آف "فریاد" جناب۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب "پوائنٹ آف فریاد"۔ یہ کس رول کے تحت آپ فریاد کر رہے ہیں۔

**ڈاکٹر محمد ریحان۔** کل میں نے ستم رسیدہ مظلوم لوگوں اور غم زدہ لوگوں کے متعلق ایک بات اٹھائی تھی اور میں نے اپیل کی تھی کہ وہاں جو ڈوب گئے وہ بیچارے تو ڈوب گئے۔ لیکن زندہ لوگ جو ان کے رشتہ دار ہیں وہ سینکڑوں کی تعداد میں مرد، عورت، بچے وہ بھوکے پیاسے اس گرمی میں بیچارے بے یار و مددگار پھر رہے ہیں اور کوئی بھی ان کو کسی قسم کی مدد حاصل نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین۔** یہ جو کشتی کا حادثہ ہوا ہے۔

**ڈاکٹر محمد ریحان:** جی ہاں کشتی کا حادثہ ہوا ہے۔ جناب والا! مجھے اس سلسلے میں خاص طور پر اپنے لیڈر آف دی ہاوس جناب ملک قاسم صاحب کیونکہ ان کے اپنے آبائی گاوں کے نزدیک یہ واقعہ ہوا ہے ان کی خاموشی پر مجھے ----

**جناب چیئرمین:** جی ملک صاحب آپ کو اس سلسلے میں کچھ علم ہے۔

**ڈاکٹر محمد ریحان:** مجھے اس سلسلے میں جنرل نصیراللہ بابر صاحب سے اس سلسلے میں بڑا گلہ ہے۔ مجھے ملک حاکمین خان صاحب سے بھی بڑا گلا شکوہ ہے۔ جناب والا مجھے اس سلسلے میں قاضی حسین احمد صاحب سے بھی گلہ ہے جو ہمیشہ انہیں چیچنیا اور بوسنیا والوں اور افغانستان کے بارے میں ان کو نیند نہیں آتی۔ لیکن وہ اس سلسلے میں جو کہ ان کے آبائی حلقے کے نزدیک ہوا ہے وہ موجود ہی نہیں ہیں پتہ نہیں ابھی تک قربانی کی کھالیں جمع کر رہے ہیں۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** پر یہ تو حادثہ ہوا ہے۔ یہ چیچنیا والی بات تو فرق ہے۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I share his grief . It is no question of any incident taken place at Attock. It may take place anywhere. Every body is our brother, our sister who have been killed here or killed any other accident. I was very ill today, otherwise I would have personaly gone into it and it is an accident Sir. It is unfortunate and I am sure that the authoritries are doing everything but tomorrow I shall let it my friend know and his '*FARYAD*' will not go abased and let me know after consulting the Attock authorities.

Mr. Chairman: Also directing that if any assistance can be given and ..

Malik Muhammad Qasim: Unfortunately I am not in a position to direct but I will ...

**جناب چیئرمین:** نہیں ملک صاحب آپ کے پاس بڑا اختیار ہے۔ آپ کو پتہ نہیں ہے۔

**راجہ محمد ظفر الحق:** جناب چیئرمین کل بھی یہ مسئلہ اٹھا تھا آفتاب احمد شیخ صاحب کا اور سعید قادر صاحب کا' تو وزیر مملکت برائے قانون نے یہ کہا تھا کہ وہ اس معاملے میں پتہ کر کے آج ہاؤس کو انفارم کریں گے۔ ہم انتظار میں ہیں کہ وہ ہاؤس کو بتائیں کہ وہ اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, there was the question of Senator Aftab Sheikh which was raised yesterday also and I had spoken to you at great length on that matter and we are in touch with the provincial government and as I stated yesterday and I restate what is the government's consistent stand and policy and that is that we have the greatest regard and respect for the ruling of the Chair but as I had said earlier that there are certain technical difficulties that are coming in the way so we are trying to overcome those and I will inform you before we come to the Chamber tomorrow.

Mr. Chairman: So let me again say that regard and respect for the ruling necessarily implies that you implement it. You submit to ruling and I can not seek any technical difficulty. One should decide to accept the ruling. There was no technical difficulty for the last so many months and the MQM Senators were brought to the House under order of the Chairman even the Chairman of the Standing Committees when they directed to bring the Senators. So I can see no technical difficulty, no legal basis what you are saying but we can wait and see what you......

Mian Raza Rabbani: Sir, I would, I am thankful for that but I would just most humbly make a just light correction If I may sir, and that is that, as far as, the question of the MQM Senators coming is concerned, as I said, I do not want to, at this moment vitiate........

Mr. Chairman: When I have said, " MQM Senators " I mean before this issue arose in response, from May, 1994.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will show you the entire record on that and but..

Mr. Chairman: But I think we are very clear on this.

جناب چیئرمین، دیکھیں انٹیریئر منسٹر صاحب بھی کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: They were given in our custody in Islamabad. Then they themselves asked that they wanted to go back to Karachi, as logn as, they were here. As long as they were here, we were bound, and we brought them because the understanding was there. That at that point of time they had applied to the court and they were brought to Islamabad. That is why for all committees, for all sessions here, they were brought. but they themselves asked they wanted to go back to Karachi.

جناب چیئرمین، نہیں جنرل صاحب میں اس period کی بات کر رہا ہوں۔ جب یہ رول بنا ہے اس ہاؤس میں آپ کو یاد ہوگا کہ یہ رول unanimously adopt ہوا تھا مئی ۹۴ میں۔ مئی ۹۴ کے بعد

upto about September October when the issue arose in the National Assembly, upto that time we had absolutely no difficulty in getting the honourable Senators in the House in pursuance of the orders either by the Chairman or the Chairman of the Standing Committee. What was done was that an order was sent to the Home Secretary and the people would be broght in custody, handed over the Islamabad Police and produced in the House.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am only regulating the ground with regard to the Senators.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I think something to say about Gen. Saeed Qadir also. You were saying something.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In case we can

come to the House then I am afraid under the law , I will have to take then back to jail.

*(interruption)*

Mr. Chairman: Even in the hospital, General Sahib, he is under custody. He is not a free man. He can not be brought here....

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: As regardless but if he is forbidden of to travel air and go back in everything ......

جناب چیئرمین: ایمبولینس میں لے آئیں ایمبولینس میں بھی آسکتے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the point is that a cardiac case cannot be fit enough to come here and then cannot go back.

جناب چیئرمین: آپ ان کو گورنمنٹ کی جانب سے -------

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر: وہی میں کہہ رہا ہوں - کہ اگر یہ اس پر پریس کرتے ہیں .Then I will also have to move under the law. It is all right.

Mr. Chairman: Gen. Sahib! I don't think the law gives you that power. But nevertheless, as far as Gen. Saeed Qadir is concerned, the problem at the moment is that if there was no restriction and he himelf had to help and did not attend the session that is a different matter. But the position is that he is under custody, he is under restriction, he cannot come, even from hospital.

سید اشتیاق اظہر: میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں آپ کو یاد ہوگا جنرل صاحب نے بہت ٹھیک فرمایا۔ لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں میں نے سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے براڈ کاسٹنگ کی میٹنگ رکھی تھی I was here لیکن مجھ کو نہیں لایا گیا۔ میری عدم موجودگی میں سینیٹر ملک فتح محمد خان نے اس کو preside کیا اور adjourn کیا یہ اس وقت بھی ہوچکا تھا۔ اب بھی دو مرتبہ establishment ڈویژن کے چیئرمین یہاں بیٹھے ہوئے

ہیں انہوں نے باقاعدہ نوٹس بھجوایا۔ کوئٹہ کے لئے بھی اور لاہور کے لئے بھی دونوں جگہ نہیں لے جایا گیا۔ اور سینیٹر آفتاب احمد شیخ کو تین دفعہ یہاں کمیٹی کے لئے لیٹر جاری ہوا۔ اور تینوں مرتبہ ان کو نہیں لایا گیا۔ اور یہ بہت کلیئر مسئلہ ہے اور آپ کی رولنگ کا مسئلہ ہے جیسے آپ نے کہا ہے۔ میری اپیل ہے حکومت سے کہ کم سے کم اس بارے میں جیسا کہ آپ نے پہلے فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہا ہے۔ کم سے کم جو ہوتا رہا ہے اس کو ہی اگر دہراتے رہیں اور وہ perform کرتے رہیں تو ہم لوگوں کو کوئی مشکل نہیں ہوگی اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض یہ بھی اس وقت کہا گیا تھا کہ اگر ہم لوگ courts میں جائیں گے ۔ تو یہ appose نہیں کریں گے۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جب جب میرا معاملہ even in the High Court of Sindh میں ہے ہر جگہ پر appose کیا جا رہا ہے۔ اس -------

Mr. Chairman: Gen. Sahib, on this matter, I will also talk to you separately.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: They applied to come and attend the session. Not on a general bail because the general bail the Court has to grant on the merit of the case. There we cannot interfere.

سید اشتیاق اظہر، پرائم منسٹر صاحبہ نے کہا تھا کہ ہم اس کو appose نہیں کریں گے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I would most humbly submit to what Gen. Sahib is saying.

That as far as the question of the Opposition's for coming to the House is concerned, we have had a consistent stand on that and we stand by that stand today also.

That if any honourable detained member approaches the court of law to attend the session we would not oppose it formally. We have been consistent in this. You would recall that at the initial stages when Ch. Shujaat Hussain was ordered by the court to be produced, he was produced without any restriction.

Then when Ch. Sahib made an application in court that he would like to attend the session on bail we did not oppose that. Ch. Sahib attended. Similar, is the case with Pervaiz Ilahi, similar, is the case in other matters. As I said that I would like to wait till tomorrow because I would not like to create such a situation whereby it would be embarrassing for people. So, I would most humbly state that our position, as far as that aspect is concerned, is consistent and clear. So, there is no ambiguity as far as that is concerned.

As far as the case of the honourable MQM Senators is concerned, as I requested that I would like to wait till tomorrow and then I will lay before you.

**جناب چیئرمین:** جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

**ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ:** جناب چیئرمین میں اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ایک جمہوری حکومت کو اچھی روایات اور جو ہمارے ادارے ہیں سینٹ اور قومی اسمبلی سب سے بڑے ملک کے ادارے یہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری روایات اور ایک اچھی جمہوری حکومت کے لئے یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ اس طرح کی رولنگ جو ہے اس کا احترام نہ کرے۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے۔

**ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ:** ایک اور مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بلوچستان میں سے بیشتر اضلاع حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ موسی خیل، لورالائی، ضلع کچھ، زمران، ملیدہ، ضلع بولان، تحصیل دادر مچھ بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ ان کی کھڑی فصلیں باغات اور مال مویشیوں کو لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اس سے پچھلے سال بھی وہاں پر تباہ کاریاں ہوئی ہیں۔ مگر وفاقی حکومت کی طرف سے وہاں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ کوئی ان کا ازالہ نہیں کیا گیا ہے۔ میں نے وہاں کی عوام سے وعدہ کیا کہ میں اس مسئلے کو ایوان میں آپ کی توسط سے لاؤں گا۔ اور وفاقی حکومت کی توجہ مبذول کروں گا کہ جیسے پاکستان میں آپ پنجاب میں، سندھ میں، صوبہ سرحد میں آپ مہربانی کرتے ہیں تو بلوچستان بھی آپ کے وفاق کی ایک قومی وحدت ہے، وہاں کے عوام کا بھی حق بنتا ہے ان کو بے پناہ مشکلات اور مسائل درپیش ہیں،

بہت سے لوگ بے گھر ہو گئے ہیں ' ان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ' صوبائی حکومت کہتی ہے ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں ' وسائل سب وفاق کے پاس ہیں ' وفاق سے جب گزارش کرتے ہیں تو وہ توجہ نہیں دیتے' وہ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں ووٹ پاور کم ہے ۔

**جناب چیئرمین۔** چلیں توجہ آپ نے دلا دی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس پر غور کریں گے ۔ جی جناب نسرین جلیل صاحبہ۔

**Mrs. Nasreen Jalil** :I would like to draw the attention of the Chairman that I applied to the Jail authorities and asked them to make arrangements for me to be brought to attend the Senate Session.

تو یہ زیادتی کر رہے ہے اور یہ غلط بات کر رہے ہیں ۔

**جناب چیئرمین۔** جی اعوان صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

**جناب امداد علی اعوان** ۔ سر ہمیں پتا چلے تو آئندہ کوئی ممبر بھی فریاد کرے تو ہم اس معاملے کو اٹھا سکیں ۔

**جناب چیئرمین** ۔ فریاد نہیں It will be taken as a point of order. جی جناب حاکمین صاحب۔

**ملک حاکمین خان۔** میری پوری پوری ہمدردی ان کے ساتھ ہے چونکہ جو کوئی وقوع پذیر ہوا ہے اس کا میرے حلقے سے تعلق ہے وہ میرے ڈسٹرکٹ سے وابستہ ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ پوری طرح active ہے اور ہم پوری طرح کوشش کر رہے ہیں' اگر وہاں کوئی اموات واقع ہوئی ہیں تب بھی یا اگر کوئی زندہ لوگ ہیں تب بھی' ایک وقوع پذیر ہوا ہے-----

**جناب چیئرمین۔** طارق چوہدری صاحب نے کل ایک قصہ سنایا تھا وہ جب سنائیں گے تو پھر وہ اس پر بڑا صادق آئے گا۔ چلیں ٹھیک ہے جی بات ہو گئی ۔ جی جناب پراچہ صاحب۔

**جناب احسان الحق پراچہ** ۔ جناب چیئرمین ! personal explanation پر میں اٹھا ہوں ۔ گزشتہ ماہ 26 تاریخ کو نیشنل اسمبلی کے اجلاس میں کواپریٹو نادہندگان کے سوال کے جواب

پر ایک ہنگامہ ہوا اور ہنگامہ کے بعد جناب لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنے چیمبر میں ایک پریس کانفرنس کی ، پریس کانفرنس میں اور لوگوں کے علاوہ میرے اور میرے خاندان کا بھی نام لیا کہ میں نے بھی قرضے حاصل کیے اور ان کے قرضے معاف کرائے ۔ میں on the floor of this House یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے نہ میرے خاندان کے کسی فرد نے کواپریٹو سوسائٹی سے یا کسی بنک سے بھی کوئی قرضہ حاصل کیا اور نہ قرضہ معاف کرایا ۔ میں نے اخباروں میں بیان دیا لیکن اس طریقہ سے پریس کانفرنس کی اشاعت کی گئی ، اس کے لئے میں نے مناسب سمجھا کہ floor of the House پر میں اس کا اظہار کروں ۔ تو اس کے علاوہ میں دو منٹ آپکے لوں گا کہ مرکنٹائل کواپریٹو فنانس کارپوریشن جس کے متعلقہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بیان دیا ، وہ ادارہ 1957 ، سے بطور کواپریٹو بنک چلا آ رہا تھا جب پاکستان میں خصوصاً پنجاب میں مسلم لیگی MPA's کے کواپریٹو اداروں پر بحران آیا تو میرے ادارے کو بھی seal کر دیا گیا حالانکہ seal کرنے سے پہلے کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ نے ان کی inspection کی اور اس inspection report میں انہوں نے لکھا ۔ اگر اجازت ہو تو میں وہ اقتباس پیش کروں۔

**جناب چیئرمین** ۔ لمبا نہ کریں explanation تو ہو گئی ، اب تو آپ تفصیل میں جا رہے ہیں ۔ explanation ہو گئی کہ آپ کے بارے میں جو بیان دیا تھا آپ کہہ رہے ہیں کہ صحیح نہیں ہے ۔

**جناب احسان الحق پراچہ** ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ دو مہینے پہلے کواپریٹو محکمے نے اور ہائی کورٹ کی متواتر ایک دو judgements میں یہ کہا گیا کہ مرکنٹائل کواپریٹو سوسائٹی ایک viable ادارہ ہے ، اس کے assets ، liabilities سے زیادہ ہیں ، بجائے اس کے کہ میاں نواز شریف صاحب نے اپنے ---- کو بند کرنے کے لئے اور ان کو چھپانے کے لئے ----

**جناب چیئرمین** ۔ دیکھیں آپ اپنی explanation دے رہے ہیں کسی پر الزام تراشی کریں گے تو پھر وہ ایک controversy بنے گی ۔ آپ اپنی explanation دیں۔

**جناب احسان الحق پراچہ** ۔ میں اپنی فریاد کرتا ہوں کہ میرا ادارہ جو viable تھا جس کی assets زیادہ ----

**جناب چیئرمین** ۔ جی یہ حذف کیا جاتا ہے ۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ اس کو انہوں نے بند کیا اور الٹا مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں نے قرضے حاصل کیے اور قرضے معاف کرائے ۔

جناب چیئرمین۔جی ٹھیک ہے جناب آپ کی explanation آ گئی ۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے ساتھی سینٹروں کے ' آپ کی رولنگ کے باوجود یہاں نہ لانے کے سلسلےمیں بات کررہا ہوں ۔ آپ نے نہایت وضاحت سے کہا ہے کہ ان کو لایا جائے اور اُدھر سے نہایت وضاحت سے کہا گیا کہ ہم اپنے پرانے موقف پر ڈٹے ہیں ۔ چونکہ مسلسل ہمارا موقف یہ ہے ہمارے ساتھیوں کا موقف یہ ہے کہ آپ کی رولنگ کو نہ ماننا ' اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرنا اور جمہوریت کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے۔ ہمارا یہ موقف رہا ہے اور ہے چونکہ واضح ہو گیا کہ وہ آپ کی رولنگ کی کوئی قدر نہیں کرتے اس Chair کا احترام نہیں کرتے ۔ اس ہاؤس کے تقدس کا خیال نہیں رکھتے تو ہم اس سلسلے میں آج بھی فیل ہوئے' ۔ تو آپ ان کے ساتھ باتیں کرتے رہیں ہم اس پر احتجاج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئی ۔)

جناب چیئرمین ۔ آپ بلا کر لائیں گے تو آ جائیں گے in the mean time leave appalications میں پڑھ دیتا ہوں۔

## LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جناب سرتاج عزیز صاحب شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ ۱۵ سے ۱۸ مئی تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب ایم ظفر صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا ۱۵ سے ۱۸ مئی تک

ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - جناب امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب علاج کی غرض سے لندن تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ ۱۵ سے ۲۵ مئی تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۵ تا ۱۶ مئی کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - جناب نبی بخش ڈومکی صاحب بعض ناگریز وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے وہ نہیں آ سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی) .

**میاں رضا ربانی**- سر فارمل بزنس آرڈیننس place کرلیں۔

PRIVILEGE MOTIONS

**جناب چیئرمین**- وہ آ جائیں - میرے خیال میں ملک صاحب گئے ہوئے ہیں - اس سے پہلے ڈاکٹر ریحان صاحب کی ایک پرویلج موشن ہے نمبر۱۲۔ .

i) Re: Wilful Delay In The Promotion Of Officers Belonging To Balochistan And N.W.F.P. In O.G.D.C.

جناب چیئرمین، ڈاکٹر ریحان صاحب ' آپ کی ایک تحریک استحقاق ہے۔جی فرمائیے۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، شکریہ جناب چیئرمین صاحب ' میں ایسے پڑھ لیتا ہوں ۔

Sir, it has been learnt through reliable sources that the Chairman, O.G.D.C. has issued instructions to his staff/subordinates that the promotion cases of the officers belonging to Baluchistan and NWFP should be delayed in order to promote the officers from other Provinces of Sindh and Punjab. The Chairman, O. G.D.C. has further observed that the members of Parliament from NWFP and Baluchistan Provinces unnecessarily interrupt in the official matters causing delays in the disposal of official matter. This attitude of the Chairman, O.G.D.C. is highly objectionable and amounts to contempt of the House. I, therefore, move that this motion may be held in order and referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges for further examination and report. Thank you Sir.

جناب چیئرمین، جی بشیر ترین صاحب ' آپ اس کی حمایت کرتے ہیں ؟ آپ کے نام پر بھی ہے ۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب ' وہ نہیں ہیں ۔ جی جناب وزیر قانون صاحب ۔ کیا آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں ؟

جناب انور سیف اللہ خان ، جی ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب ' آپ مختصر فرما دیں کہ کیا موشن ہے ؟ کس طرح relevant ہے ؟ کیا ہے یہ ؟

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب والا ' ہم نے یہ کٹنگ اٹیچ کی ہوئی ہے ۔ یہ باقاعدہ O.G.D.C. کے پیڈ پر ہے جس کی بنیاد پر میں نے موشن پیش کیا ہے ۔ اس پر ٹائپ شدہ ہے جی ۔ اس پر باقاعدہ چیئرمین صاحب کے دستخط ہیں ۔ اس issue, date and No. باقاعدہ دیئے گئے ہیں۔

جناب والا ' جو کچھ میں نے عرض کیا ہے ۔ ایک افسر کو جو ایک ایسی ذمہ دار پوسٹ پر ہو ' اس کا اس قسم کے تعصبات پیدا کرنا اور اس قسم کی تفریق لوگوں میں پیدا کرنا ' یہ جناب اس ملک کے لئے بھی بڑا نقصان دہ ہے اور لوگوں میں خواہ مخواہ نفرتیں پیدا ہو جائیں گی ۔ تو جناب والا ' ایک سول سرونٹ کا چاہے وہ کسی شعبے میں ہو ' اس کی جانب سے اس قسم کی امتیازی باتیں کرنا ' کسی کی شایان شان بات نہیں ہوتی اور پھر خاص طور پر وہ شخص جو national exchequer سے تنخواہ لے رہا ہو ۔ اس پر آئینی اور قانونی ذمہ داریاں ہوتی ہیں ۔ اس کی جانب سے اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ کام میں سمجھتا ہوں یہ ایک سنگین واقعہ ہوا ہے اور بڑا قابل اعتراض ہے ۔ جناب والا ' ہم نے ان چیزوں کا نوٹس ضرور لینا چاہیئے ورنہ اگر ہم نے اس کو کھلی چھٹی دے دی تو کل دوسرے افسر جو ہیں وہ بھی اس قسم کی نازیبا حرکتیں کریں گے جس کا کوئی end نہیں ہو گا جو کہ ملک میں انتشار کا باعث بن جائے گا۔ شکریہ جناب ۔

**جناب چیئرمین ،** جی بشیر ترین صاحب ۔

**جناب بشیر احمد خان ترین۔** جناب چیئرمین صاحب! جس طرح یہ تحریک استحقاق آئی ہے۔ اس میں کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ آپ کے سامنے ہے ۔ جو پیڈ ہے جو دستخط ہیں۔ سب کچھ موجود ہے ۔ اس کا جو سب سے زیادہ نقصان ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ اس سے ایک دم قوموں میں اور صوبوں میں اتنی نفرت کا اضافہ ہو جائے گا۔ جس کو کنٹرول کرنا میرے خیال میں کسی کے بس کی بات نہیں ہوگی ۔ لہذا اس کا بہتر حل یہ ہے کہ اسے Privilege Committee کے سپرد کیا جائے تاکہ دونوں پارٹیاں سامنے آجائیں کہ یہ سچ ہے یا کہ جھوٹ ہے ۔

**جناب چیئرمین۔**جی جناب منسٹر صاحب۔

**جناب انور سیف اللہ خان ۔** شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! ایک anonymous خط مجھے بھیجا گیا تھا اور اس میں یہی بتایا گیا تھا کہ چیئرمین او ۔ جی ۔ ڈی ۔ سی ۔ نے ایسی instructions issue کی ہیں۔ تو اس پر میں نے چیئرمین او ۔ جی۔ ڈی۔ سی۔ سے پوچھا میرا تو خیال ہے کہ یہ ایسے ہی کسی نے لکھا ہے اور وہ ثابت بھی ایسے ہوا کہ چیئرمین او جی ڈی سی نے کوئی ایسا خط نہیں لکھا اور انہوں نے اس کو deny بھی کیا اور تحریری بھی in writing بھی دیا مجھے کہ ایسا میں نے کوئی بھی خط نہیں لکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے خط تو کوئی پاگلخانے

میں سے ہی لکھ سکتا ہے۔ لیکن ایک او۔ جی۔ ڈی۔ سی کا چیئرمین میں نہیں سمجھتا کہ ایسے خط لکھے گا ۔ اور جبکہ اس کی اپنی organization میں بلوچ بھی ہیں، پٹھان بھی ہیں اور ہر nationality کے لوگ ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** اور منسٹر فرنٹیئر کا ہے۔

**جناب انور سیف اللہ خان۔** جی ۔ اور منسٹر فرنٹیئر کا ہے۔ اتنی تو میرے خیال میں وہ جرات نہیں کر سکتا۔ تو ایسی کوئی بات نہیں ہے سر۔ میں assure کرنا چاہتا ہوں Honourable Members کو۔ میں نے اس میں باقاعدہ inquiry کی ہے اور تحقیقات کی ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔اور میں ایک بار پھر on the floor of the House assure کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی نے mischief کی ہے چیئرمین کے خلاف ۔

**Mr Chairman:** This is not genuine document.

**Mr. Anwar Saifullah Khan:** This is not genuine document and I would......

نہیں صحیح ہے لیکن جس وقت ۔

**جناب شہزاد گل۔** آفس کاپی ملی ہے اس پر دستخط ہیں ۔

**جناب چیئرمین۔** منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے ان سے پوچھا بھی ہے inquiry بھی کی ہے ۔ تو یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ کوئی genuine document نہیں ہیں۔ تو جب منسٹر صاحب floor پر بیان دے رہے ہیں کہ genuine document نہیں ہیں۔

**جناب شہزاد گل۔** نہیں یعنی فائل پر ۔

**جناب چیئرمین۔** جی۔

**جناب شہزاد گل۔** وہاں فائل پر یہ document کیسے آ گئے ہیں ہمیں تو ان کی نقل ملی ہے ۔ہمارے پاس تو اس کی مصدقہ نقل ہے ۔

**جناب چیئرمین۔** جی مصدقہ نہیں ہے فوٹو کاپی ہے۔

**جناب شہزاد گل۔** فوٹو کاپی ہے لیکن فوٹو کاپی پر مہر لگی ہے دستخط ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** اس طرح کے بن جاتے ہیں شہزاد صاحب

**جناب شہزاد گل۔** اور فرنٹیر کا منسٹر صاحب تو ہے نا وہ تو فرنٹیر کے لوگوں کا خیال ہی نہیں رکھتا۔ وہ تو ۔

**جناب چیئرمین۔** جی آپ mover ہیں۔

**جناب انور سیف اللہ خان۔** میں بھی فرنٹیر کا ہوں جناب۔

*(interruption)*

Mr. Anwar Saifullah Khan: I am as a good Pukhtoon as anybody else.......

ایسی کوئی بات نہیں ہے سر۔ On the floor of the House میں assurance دینا چاہتا ہوں

**جناب چیئرمین ۔** ٹھیک ہے۔

**جناب انور سیف اللہ خان۔** یہ شیطانی کی ہے کسی نے ۔ وہ بچارا شریف آدمی ہے ۔ excuse my Urdu Sir, sorry پٹھان ہوں نا ۔

**جناب چیئرمین۔** جی وہ فرما رہے ہیں۔

**جناب شہزاد گل۔** جناب چیئرمین! یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ فرنٹیر اور بلوچستان کے ساتھ ایسی ناانصافی نہیں ہو گی جو اس document میں ظاہر کی گئی ہے۔

**جناب چیئرمین ۔** دیکھیں جی وہ کہتے ہیں کہ document genuine نہیں ہے ۔ forged document ہے۔

**جناب شہزاد گل۔** یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ایسی ناانصافی فرنٹیر اور بلوچستان کے ساتھ نہیں ہو گی۔

**جناب انور سیف اللہ خان۔** میں یقین دہانی کراتا ہوں سر آپ کو۔

**جناب چیئرمین۔** چلیں یقین دہانی بھی ہو گئی۔

**جناب انور سیف اللہ خان۔** انشاء اللہ ایسی زیادتی نہیں ہو گی ہم نہیں ہونے دیں گے۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین۔** جی جناب مندوخیل صاحب۔

**جناب عبدالرحیم خان مندرخیل۔** جناب والا! اس کو Privilege Committee میں بھیج دیں تاکہ وہاں اس پر بات ہو اور وہاں یہ صحیح معلوم ہو جائے کہ واقعی ایسا ہے یا نہیں۔

**جناب چیئرمین۔** کیوں ڈاکٹر صاحب آپ کیا فرماتے ہیں؟

**ڈاکٹر محمد ریحان۔** میرے خیال میں انہوں نے اچھی باتیں کی ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ یہ forged document ہے ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ دفتروں میں اس قسمکے forgery کے واقعات پر criminal case بن جاتا ہے ۔

**جناب چیئرمین۔** نہیں پھر کیا پتہ چلے کس نے بھیجا ہے ؟ criminal case یاتو ۔

**ڈاکٹر محمد ریحان۔** ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس کو ایف آئی اے یا پولیس کے حوالے کیا جائے ۔ اور تحقیقات ہو ۔

**جناب چیئرمین۔** بہرحال یہ تو مسئلہ ہی علیحدہ ہے ۔ سوال اس وقت یہ ہے ۔

**ڈاکٹر محمد ریحان** ۔ شیطان معلوم ہو جائے شیطان ہے کون؟ کہ نہیں ہے جی۔ شیطان کو شیطانی کی ------

*(interruption)*

**جناب چیئرمین۔** ڈاکٹر صاحب اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے جو تحریک پیش کی ہے اور جس کو آپ نے بنیاد بنایا ہے، منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جی یہ genuine documents نہیں ہیں تو قانون یہ ہے اور عام طور پر یہ قاعدہ ہے کہ اگر منسٹر ایک چیز کی صحت سے انکار کرتا ہے تو ہم ان کے بیان کو سردست مان لیتے ہیں۔ لہذا چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ documents ی forged ہیں تو اس لیے اس ground پر آپ اس کو press کریں گے تو withdraw کرلیں گے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ نہیں بس، میرے خیال میں منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ ذرا اور tight کریں اس کو تاکہ آئندہ کے لیے کسی کو شیطانیت کی جرات ہی نہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ tight کریں گے سر۔

سردار بشیر احمد ترین۔ جس بندے کے ساتھ یہ جعلی کارروائی ہوئی ہے ہم تو اس کے حق میں کہہ رہے ہیں، اس کے خلاف تو نہیں ہیں۔ کل کوئی اس سے بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی کمیٹی میں انکوائری ہو جائے تو یہ اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھئے اگر بنیاد ہی نہیں ہے تو کمیٹی کیا کرے گی۔

Mr. Chairman: So it is not pressed and disposed off as withdrawn.

Mr. Anwar Saifullah Khan: Thank you, most grateful sir,

(ORDINACES laid)

Mr. Chairman: O.K. Next is laying some Ordinances, Law Minister Sahib.

Prof. N. D. Khan: I beg to lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Agricultural Pesticides (Amendment) Ordinance, 1995 (XXI of 1995).
2. The Senate (Election) (Amendment) Ordinance, 1995 (XXII of 1995).
3. The Special Courts for Speedy Trials (Repeal) Ordinance, 1995 (XXIV of 1995).
4. The Karachi Port Trust (Amendment) Ordinance, 1995 (XXV of

1995).

5. The Pakistan Postal Services Corporation Ordinance, 1995 (XXVIII of 1995).

6. The Representation of the People (Amendment) Ordinance, 1995 (XXVIII of 1995).

7. The Decorations (Amendment) Ordinance, 1995 (XXXI of 1995).

8. The Pakistan Broadcasting Corporation (Amendment) Ordinance, 1995 (XXXII of 1995).

Thank you.

Mr. Chairman: Thank you, The Ordinances stand laid.

جناب چیئرمین۔ جی۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ اس تھوڑے سے عرصے میں 1995 میں ابھی مئی کی آج 16 تاریخ ہے، تو اس دوران چالیس یا اس سے زائد Ordinance جاری ہو چکے ہیں۔ اور یہ جو طریقہ کار ہے۔ وہ کوئی exceptional circumstances کے اندر Constitution اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ پارلیمنٹ کو by-pass کر کے نیشنل اسمبلی کو by-pass کر کے، سینٹ کو by-pass کر کے کوئی بل introduce نہ کیا جائے اور یونہی دونوں سیشن میں نہ ہوں یا ایک نہ ہو تو اس وقت ہی Ordinance جاری کر دیتے ہیں۔ تو یہ جو طریقہ کار اپنا لیا گیا ہے اور یہ routine بنا لی گئی ہے، ہمیں اس پر شدید اعتراض ہے۔ اور یہ legislation کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اور خاص طور پر آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ آج تک اخبارات میں بیسیوں آرٹیکل لکھے جا چکے ہیں جو انہوں نے پولیس کے سامنے confession کو ایک valid piece of evidence قرار دے دیا ہے۔ وہ Ordinance lay نہیں کر رہے۔ اس پر عملدرآمد اسی دن شروع ہو جاتا ہے جس دن Ordinance نافذ ہو جائے۔ لیکن وہ deprive کرنا چاہتے ہیں پارلیمنٹ کو کہ اس کے بارے میں کوئی رائے دے سکے یا نہ دے سکے۔ اور وہ نیشنل اسمبلی میں lay بھی ہو چکا ہے۔ لیکن اسے سینٹ میں نہیں لایا جا رہا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ

ہے کہ وہ publish بھی ہو چکا ہے اور وہ سارے procedure سے نکل چکا ہے۔ اس لیے یہ دونوں گزارشات ہیں ایک تو یہ جو طریقہ کار گورنمنٹ نے اپنا لیا ہے by-passing the Parliament یہ بڑا deploreable ہے نمبر ۱۔ نمبر ۲ یہ کہ جو Ordinances اس قسم کے ہیں وہ تو لائے جا رہے ہیں اور جو Ordinance جس سے ہر شہری کو دکھ ہے، تکلیف ہے۔ Bar Associations نے Bar Councils نے اس profession میں جتنے لوگ ہیں، ان سب نے اس کے خلاف بات کی ہے۔ اس کو یہ یہاں پر نہیں لا رہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ Law Ministry کو صرف اگر یہی کام کرنا ہے کہ وہ بنا بنا کر President صاحب کو بھیجتے جائیں اور وہ اس پر دستخط کر کے جاری کرتے جائیں تو اس ساڑھے چار مہینے کے عرصے کے اندر چالیس سے زیادہ Ordinances جاری ہو چکے ہیں، which is very sad۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, as far as the Ordinanace is concerned, I would not like to go into very much great detail because it is a prerogative of the President and there is a ruling of the Speaker of the National Assembly who now happens to be the Deputy Leader of the Opposition to that effect and that ruling has been quoted on a number of occasions in the National Assembly. Further, I have before me Kaul in which a number of letters which have been exchanged between Indian Prime Ministers and Speakers and it has been discouraged but nevertheless it is a Constitutional right of the Government and it is a practice. And the Constitution also provides that as soon as either of the House is assembled, the ordinances are laid before that House and then they take the shape of a Bill. As far as a particular ordinance which has been mentioned and it has been said that the Government is hedging, I would like to state in categorical terms that the Government is not hedging to bring that ordinance before the Senate. The Government has the moral courage to bring any ordinance which it

has initiated or which it has promulgated for the general good of the people before either of the House. The only question is that the ordinances are being laid on the floor of the House in a chronological order and I can assure this House through you that we have no intention of hedging that ordinance as that ordinance was laid before the National Assembly, there was a resolution for its disapproval, we let that resolution for its disapproval come up although we had certain legal objections to it. But nonetheless that is pending over there. I believe there is a similar resolution over here also, we have no intentions of hedging, I make this commitment to this House through you that this ordinance will be laid on the floor of this Assembly during this Session.

**Mr. Chairman:** And this question of whether it can be discussed without being laid, this is already pending before me on an earlier occasion, this argument was raised, I will be giving my judgement in the next few days. But there is a matter, I think that you need to look into, I think Aitzaz can also guide us on this and Dr. Sahib also. Whether an ordinance can be re-issued. You know some of the ordinances here have been re-issued. And I think there is a Supreme Courts' judgement on this.

**Mian Raza Rabbani:** Sir, we will go into that.

**Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Sir, I want to bring it to your notice, as well as to the notice of this House that the learned Law Minister is very well aware that the Supreme Court has given a categorical ruling on this subject that this practice is not in accordance with Law and that repeated ordinances should not be issued so as to prolong the life of any Law and to by pass the legislature.

جناب چیئرمین۔ مجھے بھی یہی یاد پڑتا ہے ایسا ہے بہر حال وہ دیکھ لیں گے۔

Mian Raza Rabbani: .......that is not in exactly those terms. That judgement of the Supreme Court is a split judgement, firstly. Secondly, it is confined to certain points. Thirdly, there are a number of judgements for and against both in the Indian jurisdiction.

*(interruption)*

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: And Sir, even if there is no ruling, does the Law Minister favour this position with a view to issue the repeated ordinances and by pass the legislature. This is not the spirit of the Constitution. This is not the spirit of the Law and this has never been the practice in the past to issue repeated ordinances so as to prolong their lives and toby-pass the legislature. I would very humbly submit through you to the Law Ministry and to the Government that this practice should be stopped and in future-------- come here, we are here, we are prepared to sit, we are prepared to pass the Bill. Bring the Bills, refer them to the Committee, come to the House and then we will discuss and pass them. And Sir, we are prepared to sit, consider over the Bills and pass the Bills. But this is not the way that you should prolongthe life of as ordinance.

Mian Raza Rabbani: Sir, I would just like to say that I would like to reciprocate the gesture which has just not been exhibited by the honourable Senator and I am grateful to him. But without vitiating the atmosphere, I would just like to say that if one was to go through the record of both the Houses and one was to see that the number of hours and days that have been consumed on points of order, it would be sufficient proof. For the moment that's all.

Mr. Chairman: Whether we start with the President's address

لسٹ ذرا بتائیں ناں جو لوگ ابھی رہتے ہیں تقریروں کے لئے Iam sorry میں آپ سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کتنا وقت آپ کو چاہئیے ہو گا؟

جناب یحییٰ بختیار ۔ میں کہہ رہا ہوں جناب کہ جتنا وقت آپ نے ڈاکٹر جاوید اقبال کو دیا تھا ۔ جتنا وقت آپ نے راشدی صاحب کو دیا تھا ۔

جناب چیئرمین ۔ تو ٹھیک ہے اس طرف سے ملک حاکمین صاحب بول لیں پراچہ صاحب بھی بولنا چاہتے ہیں ۔ اور اس جانب سے یحییٰ بختیار صاحب' ڈاکٹر ریحان صاحب' ٹھیک ہے جی یحییٰ بختیار صاحب جی ۔ جس جس نے نہیں کی ہے اس کو پھر موقع دیں گے ناں جی

جناب بشیر احمد خان ترین ۔ جناب والا! ایک بات سمجھ نہیں آ رہی سات آٹھ مہینے ہو گئے ہیں جی یہ کسی نے نہیں سنا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہوا اور یہ ہوا' سنا کسی نے نہیں ہے میں خود بیٹھا ہوا تھا ۔ اس وقت تو پسینے میں غرق تھے اب پتہ نہیں ہے ان لوگوں کو کیا ہوا؟

DISCUSSION ON THE PRESIDENT's ADDRESS

جناب چیئرمین ۔ جی ٹھیک ہے جی ۔ جی یحییٰ بختیار صاحب ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Sir, the President's speech addressed to joint session on the 14th of November, 1994 has come up again after six months. Sir, this address is under Article 56 which is similar to the speech from the thone in England. In India, the speech is prepared by the cabinetor the Prime Minister and is read out by the President without any alteration, change, addition or deletion. In England, same is the situation. The Prime Minsiter prepares it or the cabinet prepares it and the Queen reads it. Same is theposition in Canada where the Governor General reads it and the Cabinet prepares it. Here unfortunately, one after another, the President comes and gives reasons of his own. Ghulam Ishaq

Khan did this thing. Before that General Zia-ul-Haq, of course he was a dictator, he could not do anything else. Now I am very sorry to say that President Farooq Ahmed Khan Leghari, who is an elected President in a democratic set up, parliamentary system, he has also tried to ceremonise. This is objectionable. It is against the Constitution; the President has to read out the speech prepared for him by the Cabinet or by the Prime Minister. He can not make any change in it whatsoever. This is my first submission.

Then President says in his speech, he is very happy that there will be more electricity in the country. He is very happy that there are going to be more schools and he gives the figures that there are 55000 primary schools in the Punjab, and there are going to be a Barrani Unversity in Rawalpindi and an Engineering University in Taxila and another Engineering University in Multan, four Cadet Colleges in different parts of the province. Sindh will have 3250 schools. About Baluchistan, the honourable President says, the Chief Minister is trying to do whatever he can. Why? Why this stepmotherly treatment to Balochistan. No Universities, no colleges, schools, they will do whatever they can. Sir, this is highly objectionable. The Chief Minister no doubt is an able man. He is doing all that he can. But I want to draw the attention of the House and your attention, Sir, that he has repeatedly said that even for the projects which have been sanctioned by the Federal Government, funds are not being released. They are not being completed. So, how can we have more schools, more projects and Balochsitan, you know, is the largest province with the least population and if Balochistan flourishes the whole of Pakistan flourishes.

Sir, the President has also said something about the status of women. I am sorry to say that appointing a couple of women as High Court Judges or to

grade 22 in the administration does not have given at all. The plight is so miserable that something much more serious has to be done about it.

Now, Sir, I am coming to another part of the speech of the President. I am sorry to say that Dr. Javed Iqbal in a very lengthy address before this House criticised the President, that the President had a highly profiled visit to the grave ofthe man convicted on murder charges by the highest court of the land, rightly or wrongly referred to him as Shaheed, did little to enhance his image as custodian of law. Sir, Dr. Javed Iqbal , I am sorry, he is not present,

## DISCUSSION ON THE ROLE OF JUDICIARY

Mr. Yahya Bakhtiar: He is present. Dr. Javed Iqbal is a friend of mine, a highly educated person. He was presiding over the High Court in Lahore for several years, as Chief Justice. I would like to remind him. Who is Shaheed. The same: Lahore High Court in 1929 convicted a youngman called Ilm Din who had killed or put to an end to the life of Ghustakh-e-Rasool Rajpal relationship. Today, we call him Ilm Din Shaheed and Ghaziboth. So, please don't say that just because Lahore High Court has convicted someone, he cannot be called Shaheed. As far as Bhutto was concerned, he never killed anybody. In the first place, I would like to make it clear that the judgement of the Highest Court which Dr. Sahib mentions, was a manipulated one There were nine Judges in the Court, Sir. Two Judges were of great integrity- Justice Waheeduddin and Justice Qaiser Khan, they were pushed out of the Bench. Then a manipulated result of judgement of 4 against 3 was given. Never this, in the history, Sir,anybody has been executed on a divided verdict. Never has happened. In England if there is a jury of 12 members

if one is proved not guilty there is a retrial. They don't execute a person on a divided verdict. But that is what was exactly done here. Therefore, we call him Shaheed because he was a Shaheed. He was innocent. He had not committed that murder as attributed to him. Through a manipulated judgement he was executed.

Sir, the late Zulfiqar Ali Bhutto was a human being. He had weaknesses like others. But he had a magnificent record of services and achievements. I am sorry that Doctor Sahib ignored all that. He should give credit where it is due. He was a person who gave you a unanimously adopted Constitution. Before that he gave you an interim Constitution. It was not easy. He worked day and night to get support from all parties to see that the Constitution is adopted unanimously. I had the honour to work with him and I know how hard it was and how he achieved it. Sir, he was the person who had the distinction to go to Simla. There were 92 thousand Pakistani prisoners of war in Indian Prison Zanks. He brought them back. He went there empty handed. He brought them back with honour and dignity.

*(thumping)*

Sir, he was a person who had the honour to get 5000 sq. miles of ourterritory "occupied by Indian troops" vacated. Sir, he was a person who arranged the largest Islamic Summit of Muslim countries in this country. Sir, he had many other achievements. He held International Seerat Conference. He had the distinction of getting Quran Sharif printed without any error. His services for Islam are also magnificent. And above all Sir, he arranged to get a huge amounts of money from Muslim countries to strengthen our armed forces, that also goes to his credit.

DISCUSSIONS RESTARTED ON THE PRESIDENT's ADDRESS

Then, Sir, I am sorry Doctor Sahib may be annoyed with me, but I am going to read some portion of his statement. Dr. Sahib in his address says, and I read.

وہ اپنے خطاب میں کہتے ہیں صدر صاحب کے متعلق۔ کہتے ہیں ان کی تقریر یکطرفہ ہے صدر ملک کا صدر نہیں بلکہ وزارت ابلاغ کا کوئی نمائندہ ہے ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جناب یوں معلوم ہوتا ہے کہ صدر کے سیکرٹریٹ نے یہ تقریر نہیں لکھی تھی بلکہ وزیراعظم کے سیکرٹریٹ میں کسی بھوت لکھاری نے تقریر لکھی ہے ۔ بھوت لکھاری کا میرے خیال میں ایک ہی ترجمہ ہے اور وہ ہے ghost writer بہتر تھا کہ صدر سے اگر یہ تقریر کروانی تھی تو حکومت کا کوئی وزیر یہ تقریر پڑھ دیتا ۔ کوئی وزارت ابلاغ کو control کرنے والا یہ تقریر پڑھ دیتا اس میں کسی جگہ بھی انہوں نے کوئی بھی تبصرہ نہیں کیا۔ اس تقریر میں کہیں بھی ان کا کوئی تبصرہ نظر نہیں آئے گا۔ جس پر انہوں نے حکومت کی کارکردگی پر تبصرہ کیا ہو ۔ اعتراض کیا ہو ورنہ یہ تو ان کا کام تھا کہ وہ اس طرح کرتے ۔ صدر کے اختیارات آئین کے تحت ایسے ہیں کہ حکومت کی کارکردگی پر وہ نہ صرف تعمیری تبصرہ کریں بلکہ اس کی رہبری بھی کریں ۔ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس وقت آئین میں آرٹیکل 58(2) موجود ہے ۔ صدر جب چاہے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرکے اسمبلی کو dissolve کرسکتا ہے اگر یہ آرٹیکل نہ بھی ہوتا

Sir, the point is very simple, Dr. Sahib is a lawyer, a Jurist and a Judge, he knows that under Article 56 the President has not power whatsoever to give his own views, as I have submitted before. He had to read the speech prepared by the Government. He has no right to give advice as Dr. Sahib says,.

"مشورہ دیتے صلاح کرتے راستہ دکھاتے "

None of this. This is a Parliamentary system . He is constitutional President. I have a great regard for him. He can do all that, outside the House, somewhere in public meeting , somewhere in another gathering. But when he is addressing a joint session he must follow the speech prepared by the Prime Minister. And

he is very right to say

جیسا کہ پرائم منسٹر کے سیکریٹریٹ میں تیار کی گئی ہو ، وہاں بھی تیار کی ہوگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کچھ باتیں وہ اپنی طرف سے بھی کہہ رہے ہیں -

The speech should be prepared there. It should be prepared in the Prime Minister Secretariat

Again Sir, Dr. Sahib further says:

آئین میں صدر کے منصب کے تحت انہیں یہ چاہیئے تھا کہ جب ان کو اس قسم کی تقریر کا موقع ملتا ہے تو وہ حکومت کی کارکردگی پر تبصرہ کریں اور اس کے ساتھ ہی ان کی رہبری بھی کریں تو جو ملک کے مسائل ہیں وہ ہم سب کو معلوم ہیں کہ کیا ہیں ؟ اس تقریر میں ان مسائل کا ذکر کیاکریں اس تقریر میں اس ملک میں جو اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ حکومت اور حزب اختلاف confrontation ہے - حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان کیا کوئی ایسی بات کا ذکر ہے کہ صدر مصالحت کرانے کے سلسلے میں کیا role play کر سکتے ہیں ؟

Sir, so on and so forth. The point is very simple as far as the President is concerned. He said in his speech that he is very much satisfied with the performance of the Parliament, till that date, 14th of November it was satisfactory. But after that when a ruling came from the Speaker and the Chairman the Parliament stands paralysed , how can he say, he was satisfied with the performance of the Parliament before that date? But anyway, he said before that date . I don't blame him. As far as, Dr. Sahib is concerned, it is true that we need guidance but not from the President when he addresses the joint session. He can do it anywhere else and on any other occasion.

In the parliamentary system Sir, Article 56 of the Constitution is similar to the Constitution of India's Article 86 and 87, and you are well aware that our Constitution's Article 56, Clauses 3 and 4 and the commencement of the first session after each general .election to the National Assembly and at the

commencement of first session of each year the President shall address both Houses assembled together and inform the Majlis-e-Shoora of the causes of its summoning. The Provision shall be made in rules for regulating the procedure of the House and the conduct of business for allotment of time for discussion of thematter referred to in the address of the President. These two clauses have been taken word verbatim by word from the Indian Constitution's Article 87. And as Ihave submitted, Sir, Indian Constitution and in all the Commonwealth Constitutions, they provide a President or the Governor General or the Queen in England, they will read these addresses but they have to be prepared by the concerned government. No discretion, whatsoever, is given and Dr. Sahib will kindly note that Article 56 of the Constitution does not use the word 'discretion'. In the Constitution Article 48 says that the President shall act on the advice of the Prime Minister, but 58 and other provisions say that in certain matters, he canact in his discretion. Article-56 does not give him any discretion. He has to follow the speech prepared by the Cabinet or the Prime Minister and read it out. My objection is different from that of Dr. Javed Iqbal. There are some passages in the speech of the President in which he has given sermon on his own, as the Prime Minister, the Chairman of the Senate, the Speaker of the National Assembly, they should get together to improve the parliamentary system. All very well, very good advice. But he has no authority to give this advice when he is addressing the joint session. I have already submitted and I am sorry that Dr. Sahib said that he went to the grave of a convicted person. As I have said that he was not convicted in a proper legal manner, he was framed. But all the same the point is very simple Sir, that his own Leader went to the grave of a dictator, a usurper, a tyrant who terrorised the whole nation for 10, 11 years and he said;

I will carry on his mission What was General Zia's mission? Martial Law, flogging, public hanging, blackening faces, hypocrisy, serving drinks at home, hegave big farewell reception to an American Ambassador and served drinks but outside latter, he flogged people for drinking? Mian Nawaz Sharif has said, " I will carry on his mission". So, Sir, with these few words, I am thankful to you for giving me this opportunity. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you.

Justice (Retd.) Dr. Javed Iqbal: Mr. Chairman, I just want to make one clarification that when I was criticising the speech of the President, I pointed it out very clearly and it is mentioned here.

صدر جیسے عہدے کے متعلق ہماری پریس اس قسم کے مضامین تحریر کرتی ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ

President's first year in office; a time to reflect, the President must realize that the office of the President of Pakistan is and being perceived to have become an extension of the Government that has been rendered ineffective. Thus calling intoquestion its utility.

تو میں اس اخبار کے مضمون کے حوالے کہہ رہا تھا اور اسی دوران میں نے یہ mention کیا تھا کہ اس میں ایک الزام جو صدر صاحب پر لگایا جا رہا ہے یا اس آرٹیکل کے author نے لگایا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے بھٹو کی قبر کو visit کیا اور پھر جو عبارت وہ مجھ سے منسوب کر رہے ہیں وہ عبارت میری نہیں ہے بلکہ اس آرٹیکل میں اس کے Writer کی ہے کہ

President's highly- profiled visit to the grave of a man convicted on murder charges by the highest court of the land, rightly or wrongly.

میں سمجھتا ہوں کہ ۔۔بھٹو صاحب میرے بھی بہت قریبی دوست تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کچھ سپریم کورٹ میں ہوا وہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ وہ اس ملک کے لئے بہتری کی صورت نہیں تھی اور میں اس ہاؤس میں بھی اس کا اعتراف کر چکا ہوں - میں صرف

اس آرٹیکل کا حوالہ دے رہا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ

and referring to him as ' Shaheed' did little to enhance his image as the custodian of the Constitution and law.

سوال یہ ہے کہ یا تو آپ اپنے جو superior courts ہیں ان کی respect کریں اور ان کی جو بھی judgement ہو rightly ہو یا wrongly ہو اس کو تسلیم کریں یہ جو case تھا یہ سپریم کورٹ میں نہ جاتا یا trial court جو High Court تھا اس میں نہ جاتا اور جہاں تک میرا علم میرا ساتھ دیتا ہے ایک سٹیج پر صدر ضیاء الحق کو کہا بھی گیا کہ آپ اس کیس کو ordinary civil court کے سامنے try مت کریں ' آپ اس کیس کو ملٹری کورٹ کے سامنے try کرنا چاہتے ہیں تو try کریں ۔ اس طرح کورٹ کی بدنامی ہو گی۔ میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ جہاں تک سول کورٹ کا تعلق ہے انہوں نے اس سلسلے میں پوری کوشش کی ۔ مجھے یاد ہے اس وقت جو گورنر تھے وہ میاں اسلم ریاض حسین تھے جو کہ یحییٰ بختیار اور میرے بہت اچھے دوست ہیں اور میں بھی اس وقت ہائی کورٹ ہی کے ساتھ associated تھا۔ اس وقت ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ مولوی مشتاق حسین جو اس وقت کے چیف جسٹس تھے ان کو بھی کہا کہ آپ مہربانی کرکے ضیاء الحق صاحب کے نوٹس میں لائیں کہ یہ کیس سول کورٹ کے سامنے try نہ کیا جائے۔ اور ------

*( interruption )*

جناب چیئرمین۔ بڑی historical information ہے آنے دیں۔

Mian Raza Rabbani: So then there will be a counter reply.

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔ میں جناب یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو بھی passages میں نے اپنی تقریر میں cite کئے ہیں' یہ اس article میں سے ہیں وہ میری اپنی ذاتی رائے نہیں ہے اور نہ میں اس رائے سے اپنے آپ کو منسلک کرتا ہوں۔ یحییٰ بختیار صاحب نے اپنی تقریر میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے جیسے کہ یہ سب کچھ میں نے کہا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے صرف یہ article کا ذکر کیا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اس زمانے میں اور آپ کو بھی اس بات کا شاید علم ہوگا کہ یہ جو request کی گئی تھی وہ اسی ضمن میں تھی کہ ایک

مارشل لاء ریگولیشن تھی کہ جو بھی criminal matter public importance کے ہوں گے وہ اس مارشل لاء ریگولیشن کے تحت صرف Military Court ہی try کرے گا۔ لیکن unfortunately اس particular case کو انہوں نے سول کورٹ کے سامنے try کے لئے رکھا ' بجائے اس کے کہ وہ اس کو Military Court میں رکھتے۔ بہر حال یہ حوادث اس قسم کے ملکوں کی زندگیوں میں ' قوموں کی زندگیوں میں ہوتے ہیں اور اس پر کوئی قوم اپنے آپ کی سربلندی نہیں سمجھتی۔ بہر حال میں یہ واضح کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار۔ لیکن میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ آپ کے الفاظ ہیں۔ میں نے کہا کہ،

You quoted with approval. Why should you quoted at all. He quoted these passages from some writer or journalist with approval. Sir, I was submitting that I have pointed out that judgement of a High Court means nothing at all. Ilmuddin Shaheed was also convicted by the same High Court, Lahore, so why we are calling him as Ilmuddin Shaheed, Ghazi Ilmuddin Shaheed. A long road is named of him in Lahore as Ilmuddin Shaheed Road. Just because a High Court convicts some one, we should respect that Court, no, no, no, Dr. Sahib that's not the end. It depends on the judgement. If it is a good judgement, we will always respect that, but a perverted judgement, a manipulated judgement, we will never respect it. And Sir, if I may be permitted, I want to say something more, if you permit me.

DISCUSSIONS ON THE PORTRAIT OF QUAID-E-AZAM

MUHAMMAD ALI JINNAH

**Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I was very sorry to read in "Friday Times", this I should have mentioned before, "Friday Times", is a weekly which is

published from Lahore, between 2nd and 8th of February, in which it was said that the former Law Minister, Mr. Iqbal Haider had commissioned a portrait of Quaid-e-Azam, so that its copies should be sent to the Bar Association, but his successer Mr. N. D. Khan, "Friday Times" calls him Mr. Nothing Doing Khan, he stopped that. He said no, this is waste of money. This is waste of money to have a portrait of Quaid-e-Azam.

فلک نے ان کو عطاء کی ہے خواجگی کہ جنہیں

خبر نہیں روش بندہ پروری کیا ہے

said the Law Minister of the State of Pakistan. He is saying that this is wastage of money if you make portrait of Quaid-e-Azam. Of course if his in-experienced son gets one lac rupees a month, from the law Ministry thats O.K., that salary is O.K.. Sir, it is very regrettable, I am very sorry to say this that Mr. N. D. Khan had this thing done.

جناب چیئرمین - شکریہ جی - جی جناب شفقت محمود صاحب - شفقت محمود صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں اسی مسئلے پر۔

Mian Raza Rabbani: As far as the question of Quaid-e-Azam's portrait is concerned, the former Law Minister had taken the portrait and the portrait is still with the Law Ministry and is hanging in my office. I just wanted to clarify that there is no such position.

پروفیسر این - ڈی - خان - یحییٰ بختیار نے جو فرائی ڈے ٹائمز کے حوالے سے میرا ذکر کیا ہے

it is absolutely unfounded. There is nothing like that and the same picture of Quaid-e-Azam is lying in the room of the State Minister.

جناب چیئرمین - یہ کون سی پورٹریٹ ہے؟ میرے کمرے میں تو نہیں تھی یہ کب

سے آئی ہے؟

Mian Raza Rabbani: It is a different portrait of the Quaid. He is sitting on a chair with the background of the Pakistan flag.

جناب چیئرمین۔ کس نے پینٹ کی ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ آپ نے خود بنائی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے خود نہیں بنائی ہے ۔ ہماری نیشنل اسمبلی میں جو نئی پورٹریٹ بنی ہے جناب چیئرمین! اس کا میں نے بہت بڑا فوٹو بنوایا ہے۔ پوری پورٹریٹ اسی آرٹسٹ سے جس نے کہ وہ۔۔۔تو وہ پورٹریٹ اپنے دفتر میں۔۔۔۔عام طور سے ہمیں پرنٹ ملتا ہے جو کہ قائداعظم کی فوٹو بہت سی اچھی بھی نہیں ہوتی ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ جو نیشنل اسمبلی میں جو پورٹریٹ ہے بہت اچھی ہے اس کا پورا big size فوٹو بنوایا جائے۔ وہ بھی چار یا پانچ ہزار کا بنا تھا ایسی کوئی بڑی رقم بھی خرچ نہیں ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین۔ یعنی پینٹنگ نہیں تصویر ہے اس کی۔

سید اقبال حیدر۔ پورٹریٹ کی تصویر ہے from the same Artist۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان۔ جناب ایک گزارش ہے یہ تصویر میرے کمرے میں رہ سکتی تھی یا سٹیٹ منسٹر کے کمرے میں۔ اور میں نے تو دوسری تصویر بنوانے کا آرڈر بھی دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mahmood: Mr. Chairman, I just want to say that the honourable member who was at that time a sitting Judge of the Lahore High Court has stated that the judicial murder of Mr. Zulfiqar Ali Bhutto was " the Sad Day " of this country. Sir, I only wish that he had added that Maulvi Musthaq who tried Mr. Bhutto and I am sure he knows that was appointed the Chief Election Commissioner and at the same time was trying that case. Again

the accused had expressed lack of confidence in that court and still it was tried by the same judge. And I also wish that, he had also added that, when the case was being tired in the Supreme Court and he could have added because as a learned judge of the Supreme Court he was aware of so many matters that the kind of pressure that was brought to bear upon the members of the judiciary which has been adequately informed to the people by Justice Durrab Patel who was then a member fo the Supreme Court. So while say that this is the highest court of the land and this happened and so and so my learned friend and honourable member who was in the knowing of everything that was happening, should have also kindly brought these and other facts to the notice of this Houseand country. So that the judicial murder which was only given the trappings of a kind of legality. So I hope that that kind of provocation can also come from the honourable member.

**جناب چیئرمین:** تو اب یہ جو لسٹ ہے میرے سامنے اس میں I will go throug the names جو غیر حاضر ہوں گے، جو دو دفعہ بول چکے ہیں۔ اگر آپ بول چکے ہیں تو آپ کہہ دیں کہ میں بول چکا ہوں۔ I will call out the name جو غیر حاضر ہیں پھر ان کو we will deprive them تو اب وقار احمد خان صاحب، غیر حاضر جناب فدا حسین صاحب، غیر حاضر - جناب ملک حاکمین صاحب۔

**ملک حاکمین خان:** جناب چیئرمین! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے صدر محترم کے خطاب پر بحث کرنے کی اجازت فرمائی۔ جناب والا جناب صدر فاروق احمد لغاری صاحب نے جس طرح خطاب فرمایا اور اپنا آئینی کردار بطریق احسن ادا کیا میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے سردار فاروق احمد لغاری کے ساتھ ایک رفیق ہونے کے ناطے کام کرنے کا موقع ملا اور میں سمجھتا ہوں کہ سردار فاروق احمد لغاری ایک متقی انسان ہیں، ایک مسلمان ہیں، ایک نمازی پرہیز گار ہیں، ایک ایماندار اور دیانتدار ہیں اور

انتہائی قسم کے مخلص انسان ہیں۔ اور انہوں نے جس طرح اس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے' اس غاصب اور ڈکٹیٹر کے خلاف جدوجہد کی مجھے خوشی ہے کہ ہم نے مل کر ایک ٹیم کی شکلمیں آگے بڑھے ہیں اور ہمیں اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں یقیناً دشواریاں بھی ہوئیں' ہمیں پابندسلاسل بھی رہنا پڑا اور میں اس کو اس طریقے سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک ہی وقت میں کارکن بھی تھے' سردار بھی تھے' سیاست دان بھی تھے اور سخن شناس بھی تھے اور دانشور بھی تھے۔ لہذا جس طرح ان کے خلاف تنقید ہوئی وہ بجا طور پر اپوزیشن کا کام ہے۔ تنقید برائے تنقید وہ کر سکتے ہیں۔ انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن انہوں نے اپنے خطاب میں جس طرح اس اپوزیشن کو افہام وتفہیم کے لئے درس دیا جس طرح پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے انہوں نے جس طرح محبت اور پیار سے' ایک جرات اور بہادری سے ایک بردباری سے انہوں نے اپنی تقریر کو جاری و ساری رکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی قابل تحسین ہے۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ اس دن جوکچھ حالات رونما ہوئے جس طرح افراتفری کا عالم تھا میں اس کی گہرائیوں میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ آج کے دن' جہاں محبت' پیار اور بھائی چارے کا آغاز کر رہے ہیں' ہم تلخیوں کا خاتمہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں' ہم چاہتے ہیں کہ وہ باتیں نہیں دہرانی چاہئیں' دوبارہ ایسے حالات پیدا نہیں کرنے چاہئیں جس سے اس قسم کی نفرت میں مزید اضافہ ہو۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا اس سلسلے میں سردار فاروق احمد لغاری صاحب نے جس طریقے سے اپنی جرات' ہمت اور سفید پوشی کے ساتھ کام کیا ہے وہ جناب والا کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ان پر الزامات کی بوچھاڑ ہوئی ہے۔ آج میں ان کا ایک وکیل ہونے کے ناطے نہیں ان کا ایک رفیق کے ناطے کیونکہ وہ ایک کارکن بھی تھے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان پر جوالزامات تھے۔ اگر اپوزیشن کے لیڈر اپنے طور پر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو میں اس میں آپ کی اجازت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں' سردار فاروق احمد لغاری وہ ایک قسم کا سفید پوش زمیندار تھا' سردار تھا۔ لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں جو میرے محترم لیڈر آف اپوزیشن اس وقت بھی جو ایک بھٹی کے مالک تھے چند دنوں بعد وہ ایک کارخانہ دار بنے اور جب حکومت میں آئے تو سینکڑوں کارخانوں کے مالک بنے۔ جناب والا یہ کون سا الہ دین کا چراغ تھا کہ یہ کس طرح ریل پیل ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی باتیں ہم بھولنا چاہتے ہیں ہم اس کو زیادہ آگے نہیں بڑھانا چاہتے ہیں۔ لیکن ریکارڈ درست کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں اس قسم کے حالات پیدا کئے جا رہے

ہیں یہاں تو جناب والا یہاں تک کہا گیا کہ اس حکومت کی طرف سے ایسی انتقامی کارروائی کی جا رہی ہے۔ حکومت اس قسم کے حالات پیدا کرنا چاہتی ہے۔ میں اس میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں حکومت کہاں ایسے حالات پیدا کرنا چاہتی ہے۔ حکومت تو اس ملک میں جو افراتفری کا عالم پیدا کیا جا رہا ہے۔ جو اپوزیشن کی ہٹ دھرمی ہے' اپوزیشن جس طریقے سے اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے حکومت تو چاہتی ہے اس کے ہاتھ میں تو ایک سفید جھنڈا ہے۔ وہ تو امن شانتی میں بات کرنا چاہتی ہے۔ وہ تو کہتی ہے کہ آؤ مل بیٹھو اس ملک کے لئے' اس ملک کی بہتری کے لئے' اس ملک کی بھلائی کے لئے' اس جمہوری اداروں کو قائم رکھنے کے لئے آگے بڑھیں۔

لیکن جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ اس ملک میں چوبیس سال تو آمریت مسلط رہی۔ یہاں تو سیاست کو پنپنے نہیں دیا۔ یہاں پر اس ملک کے ایک وزیراعظم کو گولی سے اڑایا گیا' لیکن اس کا راز ابھی تک افشاں نہیں ہوا۔ کتنے افسوس کی بات ہے' کتنے دکھ کی بات ہے۔ اس طرح راز اس لئے افشاں نہیں ہوا کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی چیزیں رونما ہو سکتی تھیں۔ اس کے بعد دوسرے وزیراعظم قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو وقت اور تاریخ نے ثابت کیا ذوالفقار علی بھٹو کی شخصیت صدیوں کے بعد نصیب ہوتی ہے اس کو جس طریقے سے ایک Judicial قتل کیا گیا۔ آج ہر چیز سامنے آ رہی ہے کہ دو دھڑے ہوئے' اور ثابت ہوا کہ ذوالفقار علی بھٹو جو اس موقع پر موجود نہ تھا دو مختلف رائے تھیں لیکن انہیں Judicial murder کر دیا گیا۔ کتنا ظلم ہے۔ کتنی زیادتی ہے' ایسے انسان کو' جس انسان نے اس ملک کے لئے اس ملک کی بقا کے لئے' اس ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے' چاہے وہ ایٹمی پلانٹ ہو' یا ملک کے مفاد کی بات ہو اس نے اپنی جان دی۔ لیکن اصولوں کا سودا نہیں کیا۔ جناب والا میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ان حالات میں اس طرح جو کچھ رونما ہوا۔ یہ بہت افسوس کی بات کی ہے لیکن ابھی میری محترمہ نے دورہ کیا ' وزیر اعظم پاکستان نے امریکہ کے دورے پر جانے سے پہلے انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں دو ٹوک الفاظ میں کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں امریکہ کے دورے پر جا رہی ہوں۔ لیکن میں وہاں پر برابری کی بات کروں گی۔ کیونکہ مجھے اس ملک پاکستان کے بہادروں کی منتخب نمائندہ ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ملک کے بہادر لوگ جو ہیں اپنے اصولوں پر سودا نہیں کرتے ہیں۔ میں وہاں بھیک مانگنے نہیں جاؤں گی' میں وہاں امداد کی بات نہیں کروں گی' میں وہاں برابری کی بات کروں گی۔ تو میں جناب والا یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سب چیزیں آپ کے نوٹس میں ہیں ۔ کشمیر کے مسئلے کو کس طرح انہوں

نے اجاگر کیا ؟ F-16 کو جن کا نام لینا بہت مشکل تھا ' کس کے دور میں ہوا تھا ؟ انہوں نے کس طریقہ سے سپر پاور کے حکمران کو ' اس صدر کو یہ باور کرایا ' اس کی کانگرس کو ' اس کی پارلیمنٹ کو یہ احساس دلایا ' پریسلر ترمیم کا انہوں نے کس طریقہ سے احساس دلایا ؟ اس میں تبدیلی کے لئے لوگوں کے رویہ میں جو نرمی پیدا ہوئی ' ایٹمی پلانٹ کو کس نے رول بیک کیا ؟ کم کرنے کی کوشش کی۔ جناب والا یہ ساری باتیں آپ کے سامنے ہیں ' میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں ' آج کے اس خطاب میں اپنے اس division کے متعلق بھی بات کرنا چاہتا ہوں ' جس division سے میرا تعلق ہے یہ بہادوروں کا division ہے ' یہاں حریت پسند لوگ رہتے ہیں ' اس ملک کے دفاع میں ان کی سب سے بڑی قربانی ہے ۔ جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے ان کی خوشحالی کی بات بھی کرنا چاہتا ہوں ' ان کی بہتری کی بات بھی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہمارا division ایک ماندہ division ہے ' یہ ایک بارانی division ہے ' ایک بنجر division ہے ' اس دھرتی کی زمین پہ اچھی فصل تو اگا نہیں سکتی ہے لیکن وہ اچھے سپوت دے سکتی ہے ' یہاں ہر دوسرے گاؤں میں جائیں تو آپ کو غازی ملیں گے ' آپ کو نشان حیدر ملیں گے ' آپ کو ستارہ جرات ملیں گے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بہتری کے لئے ' خوشحالی کے لئے ' اس سلسلے میں اپنی گورنمنٹ سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے بہتری ہونی چاہیئے ' ان کے لئے ڈیفنس میں ' خواہ وہ PAF واہ ہو یا سنجوال فیکٹر ی ہو یا کامرہ فیکٹری ہو ' یہاں لوکل لوگوں کو روزگار ملنا چاہیئے کیونکہ یہ ان کی ضرورت ہے ' یہاں defence point of view سے ' security point of view سے یہ لوگ بہتر طریقہ سے رول ادا کر سکتے ہیں ' یہ روز گار کے لئے بہتر کارکردگی ادا کر سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ صحتمند بھی ہیں ' یہ ہر طریقہ سے بہتر ثابت ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں یہاں لوکل لوگوں کی involvement ہونی چاہیئے یا اگر کوئی technical بات ہو تو دوسری طرف سے لوگ آ سکتے ہیں لیکن یہاں ان کو روز گار ملنا چاہیئے ۔ تو جناب والا! اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ یہاں بہبود آبادی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کا ' ماحولیات کی آلودگی کو ختم کرنے میں ہماری گورنمنٹ کی جو کارکردگی ہے وہ اپنی جگہ ہے ۔ لیکن جناب والا ان حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت آگے بڑھنے کی ضرورت ہے ۔

(اذان مغرب)

**Mr. Chairman:** The House is adjourned for 15 minitus.

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس شروع ہوا)

**جناب چیئرمین**۔حاکمین تھے۔ جی جناب حاکمین صاحب۔

**ملک حاکمین خان**۔ چونکہ سینٹ میں بجٹ پر تو بحث ہو نہیں سکتی ہے ۔ اس لئے اس موقعے سے ہم فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے علاقائی problem اور مشکلات پہ جناب کی وساطت سے اپنی گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب والا!

**جناب چیئرمین**۔ براہ راست بات نہیں کر سکتے گورنمنٹ سے

**ملک حاکمین خان**۔میں جناب والا! کیونکہ ریکارڈ درست کرنے کے لئے۔

**جناب چیئرمین**۔ ہاں۔

**ملک حاکمین خان** ۔ مجھے یہ خوشی ہے جناب والا! کیونکہ مجھے ۲۶ سال کی جو میری سیاسی زندگی ہے ۔اور ۲۶ سال میں جو میں نے struggle کی اور اپنے اس علاقے کی جو مجھے اشیر باد حاصل تھی ۔ میں نے جناب والا! انہی لوگوں کی مہربانی سے hat-trick کی اور میں کامیاب ہوا۔ مجھے انہوں نے حوصلہ دیا کہ ۸ سے ۹ سال تک تقریباً پابند سلاسل رہا اور سیاسی طور پہ پابند سلاسل کیا گیا ۔ لیکن ایسے offences میں کیاگیا کہ جس کی سزا موت تھی۔ لیکن جناب والا! مجھے ان کے حوصلے سے میں اس پوری struggle میں اپنے orientation کے لحاظ سے اپنے نظریے کے لئے اپنی وفا کے لئے اپنی قیادت پر ہمارا جو اعتماد تھا اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قائم دائم رہا۔ مجھے بڑی مراعات دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مجھے آزادی بھی دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مجھے وزارتیں offer ہوئیں۔ لیکن جناب والا! میں نے ان سب کو ٹھکرایا کیونکہ میں یہ وزارتیں already دیکھ چکا تھا ۔ تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوٹھوار ڈویژن جوکہ راولپنڈی،چکوال، اٹک، جہلم، گوجر خان، مری اور کہوٹہ پر مشتمل ہے ۔ جناب والا! اس دھرتی میں بسے سکوت ہیں ایسے لوگ موجود ہیں، ایسے بہادر لوگ ہیں جناب والا! ان لوگوں کی اس وقت خوشحالی کی ضرورت ہے ۔ ان کی پسماندگی دور کرنے کی ضرورت ہے ۔ ان کی ترقی کے لئے ترقیاتی پروگراموں میں وافر مقدار میں فنڈ مختص کرنے کی ضرورت ہے ۔ جناب۔ والا! یہاں نہ تو نہریں ہیں صرف بارانی اور بنجر زمین ہے ۔ ذریعہ معاش مشکل ہے ۔ دور دور سے لوگ پانی لے کر آتے ہیں۔مائیں بہنیں ہماری سروں پر گھڑے اٹھا کر لاتی ہیں۔تو جناب والا! میں یہ

چاہتا ہوں ۔ ہماری پارٹی کا پروگرام اور ہماری پارٹی کا منشور ہے کہ وہ ان پیاسوں کو پانی دے۔ وہ بے گھر لوگوں کو گھر دے۔ جن کے پاس روشنی نہیں ہے ان کو روشنی دے۔ اور میں اس ایوان بالا میں شکرگزار ہوں اپنی قیادت کا' اپنی وزیراعظم پاکستان کا کہ انہوں نے وافر مقدار میں ہمارے اس علاقے کے لیے اس ڈویژن کے لیے اس پوٹھوہار کے لیے فنڈز مختص کئے ہیں۔ ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں مزید ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ جناب والا ہمارا فری زون ہونا چاہئے۔ انڈسٹریل فری زون ہونا چاہئے۔ تاکہ یہاں کارخانے لگیں' لوگ روزگار حاصل کریں اور یہاں پی او ایف واہ میں جو بہت بڑی ہماری انڈسٹری ہے ڈیفینس کی انڈسٹری ہے اس میں ہمارے لوگ جو کہ سابقہ فوجی لوگ ہیں' ملٹری کا مزاج جانتے ہیں۔ یہ security point of view سے اور defence point of view سے بھی۔ کیونکہ جناب صحت کے لحاظ سے ہمارے لوگ جرات مند ہوتے ہیں اس لئے وہاں ان کی کھپت ہونی چاہئے۔ جناب والا' میں آپ کی مہربانی سے کیونکہ آپ نے مجھے یہ موقع میسر کیا اور ہم اپنے طور پر اپنے لوگوں کو بھی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ان کا کیس ایک مضبوط طریقے سے plead کر سکتے ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** جی۔

(interruption).

**جناب بشیر احمد خان ترین۔** سر' کوئی منسٹر بھی نہیں ہے اور یہ امداد مانگ رہے ہیں----

(اس موقع پر جناب این ڈی خان سینٹ ہال میں داخل ہوئے اور اپنی نشست کی طرف آئے)

**جناب چیئرمین۔** وہ آ گئے ہیں منسٹر' وہ دیکھیں۔ آ گئے ہیں منسٹر صاحب۔ جی جناب۔

**ملک حاکمین خان۔** جناب والا' یہ میری گزارش تھی---

**جناب چیئرمین۔** منسٹر صاحب' ان کو بڑی شکایتیں ہیں آپ سے' آپ ان کی باتیں نہیں مانتے۔ کہتے ہیں---نہیں نہیں' وہ کہہ رہے ہیں کہ اٹک میں کوئی انڈسٹری لگائیں' کوئی ملازمت کا بندوبست کریں۔ آپ کی پارٹی کے آدمی ہیں اور آپ ان کی بات نہیں سنتے ۔ یہ تو بڑی-----

**ملک حاکمین خان۔** جناب والا' ایک policy matter ہے۔ میں نے شکریہ ادا کیا اپنی

وزیراعظم پاکستان کا کہ انہوں نے بہت سے فنڈز مختص کئے۔ اس ڈویژن میں بجلی دے رہی ہیں' سوئی گیس دے رہی ہیں اور ترقیاتی پروگرام میں فنڈز مختص کر رہی ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان خوشحال اضلاع کے برابر لانے کے لیے اس پسماندہ ڈویژن کو ان کے برابر لانے کے لیے وافر مقدار میں فنڈز مہیا کئے جائیں۔ تاکہ ان کے برابر آ سکیں۔ اگر اس طریقے سے فنڈز مختص ہوں گے۔

**جناب چیئرمین۔** کیا حکومت نہیں دے رہی۔ یہ فنڈز نہیں دے رہے آپ کو؟

**ملک حاکمین خان۔** نہیں' دے رہے ہیں سر۔ دے رہے ہیں۔ ہم مزید چاہتے ہیں' زیادہ چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس دھرتی میں ہم پسماندہ لوگ ہیں۔ ہمارا بارانی علاقہ ہے۔ ادھر کے لوگ تو خوشحال لوگ ہیں۔ جناب والا! وہاں تو نہریں ہیں' پانی ہے' دنیا کی ہر مراعات ہیں۔ وہاں تو آکو کی پیداوار بھی' وہاں پر ہر چیز موجود ہے۔ اس لیے میں اپنے اس علاقے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس کا elected representative ہوں جناب والا' میں اس کے لیے fight کروں گا اور میرا یہ حق بنتا ہے۔ یہ میں نے اس لیے نہیں کہا۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔ تو جناب والا' میں اس کے ساتھ ساتھ ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ اس بحرانی کیفیت میں' ان حالات میں جب ملک میں گھٹن ہوتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں اس سے پہلے جس طریقے سے دو طاقتوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آج ان طاقتوں کو میں آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ اس ملک میں اگر کوئی جمہوری طاقت ہے' اگر کوئی جمہوری اور سیاسی طاقت ہے تو وہ پاکستان پیپلزپارٹی ہے۔ جو وفاق پاکستان کے اتحاد کی علامت ہے۔ کیونکہ وقت اور تاریخ نے ثابت کردیا۔ یہ وہ پارٹی ہے جو چاروں صوبوں میں موجود بھی ہے' مقبول بھی ہے' مضبوط بھی ہے۔ یہ وفاق کے اتحاد کی علامت ہے۔ دوسری طرف جناب والا' ہماری پاک فوج ہے۔ ہماری پاک آرمی ہے' جو organised force ہے۔ جو ملک کے اندرونی انتشار ہوں یا بیرونی انتشار ہوں ان کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ لہذا میری آرزو ہے' میری suggestion ہے ان دو طاقتوں کی یگانگت ہو تاکہ دوسری طاقتیں بھی ہمارے ساتھ تعاون کرکے اس ملک میں ان حالات میں جبکہ ہمارا ازلی دشمن ہندوستان جو ہماری ہر کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میں اپیل کرنا چاہتا ہوں دوسرے لیڈران سے بھی' دوسرے

لوگوں سے بھی' دوسری پارٹیوں سے بھی' آئیں ہم سے مل کر یگانگت کا اظہار کریں تاکہ اس ملک میں ہم بہتر طریقہ سے دشمن کا مقابلہ کر سکیں اور آگے بڑھ سکیں۔ جناب والا' آپ جانتے ہیں کہ ہماری پارٹی کی کارکردگی' ہماری گورنمنٹ کی کارکردگی کشمیر کے مسئلے کو پوری دنیا میں اجاگر کیا۔ اس سلسلے میں نوابزادہ نصراللہ خان کو بھی میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں' مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سرمایہ کاری کے دور رس نتائج اور پاکستان کی صنعتی معاشی ترقی کے متعلق جو ہماری پارٹی' ہماری گورنمنٹ جس طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کی کوشش' ہیروئن کے خلاف جہاد اور اس سلسلے میں پیش رفت۔ جناب والا' ایٹمی پروگرام کو رول بیک نہ کرنا اور اس پر کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ نہ کرنا۔ یہ اس کی قیادت--- باصلاحیت قیادت ہے۔ اس میں سیاسی بصیرت رکھنے والی قیادت ہے۔ ایک جرات مند اور بہادر قیادت ہے تو جناب والا' آپ جانتے ہیں کہ ہماری حکومت تعمیری کام کر رہی ہے۔ اس ڈکٹیٹر کی طرح نہیں جس نے کلاشنکوف کا کلچر دیا۔ جس نے ہیروئن کی ایجاد کی اور اس میں حصہ داری کی اور اس ملک میں دہشت گردی کی اور اس کو فروغ دیا۔ جناب والا' اس طریقے سے اس بار کلاشنکوف-----

**جناب چیئرمین۔** جی جناب۔

**جناب بشیر احمد خان ترین۔** کورم پورا نہیں ہے سر۔

**ملک حاکمین خان۔** کورم پورا ہے جی۔

**جناب بشیر احمد خان ترین۔** جناب والا! کورم پورا نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین۔** میرا خیال ہے کہ ہماری روایت رہی ہے کہ ایسی تقاریر کے دوران کورم point out نہیں کیا جاتاہے۔ بہرحال اب انہوں نے کورم point out کر دیا ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

**جناب چیئرمین۔** کورم پورا نہیں ہے؛ ٹھیک ہے' گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس موقع پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

**ملک حاکمین خان۔** جناب والا ! کورم پورا ہو گیا ہے ۔

**جناب چیئرمین۔** ٹھیک ہے ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

**ملک حاکمین خان۔** میں عرض کر رہا تھا کہ ہیروئن کے کلچر ' ہیروئن کے کاروبار ' ہیروئن کی ایجاد اور ان کی تربیت کا اثر ان کے صاحبزادے پر بھی پڑا ۔ اس کے صاحبزادے نے بھی بڑی گھن گرج سے ایک کلاشنکوف عوام کو دکھائی اور حکومت کو للکارا ۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ ایسی حرکت پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو زیب نہیں دیتی ۔ جو اس نے کیا ' میں اس پر اسے بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اس میں اخلاقی جرات ہوتی ' اس میں ہمت ہوتی تو اپنے اس اسٹینڈ پر قائم رہتا ۔ میں ایسی حرکت نہیں کر سکتا ہوں لیکن اگر کسی وقت ہم اپنے دشمن کو للکارتے ہیں اور ایسی بات کرتے ہیں تو پھر ہم کلاشنکوف کو کھلونا نہیں کہتے بلکہ ہم پھر مقابلہ کرتے ہیں جو بھی مشکلات سامنے آئیں ' ان کا مقابلہ کرتے ہیں ۔

(ڈیسک بجائے گئے )

جناب والا ! یہ ہم سے کیا مقابلہ کریں گے ؟ ہم سے کیا مقابلہ کریں گے ؟ کیا یہ پیپلز پارٹی کے متوالوں سے مقابلہ کریں گے ؟ پیپلز پارٹی کے مجاہدوں سے مقابلہ کریں گے ؟ پیپلز پارٹی کے شیدائیوں سے مقابلہ کریں گے ؟ میں اس کے بارے میں ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارا وہ زمین پر نہیں گرتا

( ڈیسک بجائے گئے )

**جناب چیئرمین۔** چلیں جی ! اس شعر پر اپنی تقریر بھی ختم کر دیں ۔ اس کے بعد تقریر تو سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہو گی ۔

**ملک حاکمین خان۔** جناب والا ! حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارا وہ زمین پر نہیں گرتا۔
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا ۔

( ڈیسک بجائے گئے )

**جناب چیئرمین۔** میرا خیال ہے کہ اب ان اشعار پر آپ اپنی تقریر ختم فرمائیں۔

**ملک حاکمین خان۔** میں عرض کرتا ہوں کہ ان کا پیپلز پارٹی سے کیا مقابلہ ہے؟ پیپلز پارٹی تو بہادروں کی پارٹی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اس ملک میں ایک عظیم قوت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ اپنے ایک نظریہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ اس ملک کے مفادات کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ تک دے سکتے ہیں لیکن ملک کے مفادات کا سودا نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب والا! یہ ہمارے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں۔ میں ان کی دل کی گہرائیوں سے عزت کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان کو سلام عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میری ان سے گزارش ہے۔ میری ان سے humble submission ہے--- آپ جیسی مدبر شخصیت نے اس ایوان کو اکٹھا رکھنے میں جو رول ادا کیا اور جو کردار آپ ادا کر رہے ہیں۔ خاص طور پر ان حالات میں جب ایک طرف ہمارا ازلی دشمن ہندوستان موقع کی تلاش میں ہے کہ کہیں ہماری کمزوری اسے نظر آئے تو اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے کل جس طریقے سے آپ نے یگانگت کا اظہار کیا اور آئندہ بھی میں سمجھتا ہوں ہمارے چھوٹے چھوٹے جو معاملات ہیں، چھوٹی چھوٹی خواہشات ہیں ان کو درگزر کرنا چاہیئے اس بڑے عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے۔ اس ملک کی بقاء ہوگی، اس ملک کی سالمیت ہوگی تو انشاء اللہ فتح ہوگی کامیابی ہوگی۔ اللہ آپ کا محافظ ہو۔ بہت شکریہ۔

**جناب چیئرمین۔** مندوخیل صاحب۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ جناب صدر فاروق احمد خان لغاری صاحب کی ۱۴ نومبر کی تقریر پر جو پارلیمنٹ میں انہوں نے کی۔ اس پر اپنی پارٹی کی طرف سے معروضات پیش کروں تو جناب والا پتہ نہیں کہ آپ ٹائم کتنا دیں گے ---

**جناب چیئرمین۔** مختصر ہی کریں۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** مختصر تو کریں گے لیکن ---

**جناب چیئرمین۔** پندرہ منٹ کافی ہیں ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** اچھا ہے ۔ جناب آپ سخی ہیں ۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین۔** ویسے یہ کئی مواقع پر تقریر کرتے ہیں تو بھول جاتا ہے کہ کس موقع پر-------

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** جناب چیئرمین! یہاں جو جناب صدر صاحب نے پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے اس کے بارے میں بنیادی طور پر جناب اس پر سب متفق ہیں کہ یہ اصل میں گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ کی پالیسیاں بیان کی جاتی ہیں لیکن جناب والا پہلی بات یہے کہ افسوس ہوتا ہے کہ یہ جو document ہے اور جب ہم پارلیمنٹ کے joint session میں بیٹھے ۔ اس سے پہلے روایت یہ ہوتی تھی کہ چھپی ہوئی کتاب ہوتی تھی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ پہلے سے اس میں گورنمنٹ کی پالیسی اس طرح بیان کی گئی ہے کہ پوری طرح اس کو سوچ سمجھ کر پیش کیا گیا ہے ۔ پارلیمنٹ کا جو جائنٹ سیشن ہے اس کو سنجیدہ لیا گیا ہے لیکن یہاں ایسے نظر آ رہا ہے جیسے کہ بالکل کوئی گاڑی میں بیٹھ کر اور بڑی ہنگامی حالت میں کچھ نوٹ لکھ رہا ہے اور اس نوٹ کو جب یہاں سیکرٹیریٹ میں پہنچایا گیا تو فوری طور پر فوٹو سٹیٹ کرکے یہاں پیش کیا گیا ہے ۔ تو اس میں جناب والا کیا بات تھی کہ جناب صدر کی تقریر کے لئے کوئی تیاری نہیں ہوئی تھی۔ جناب والا بات یہ تھی اور آپ کو صحیح طور پر یاد بھی ہوگا کہ یہ سیشن یعنی پارلیمانی سال کا آغاز گورنمنٹ پارٹی نے avoid کیا کہ یہ پارلیمانی سیشن ہو کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انہوں نے جو پالیسیاں بنائی ہیں اور انہوں نے ان پالیسیوں پر جو عمل کیا ہے اس کا مجموعی طور پر ملک میں ردعمل ہو گا۔ مجموعی طور پر وہ پالیسیاں عوام نے اور عوام کے نمائندوں نے کنڈم کی ہیں ۔ اس لئے وہ پارلیمنٹ کو بالکل face ہی نہیں کر سکتے تھے۔ بہ امر مجبوری جب وہ موقع آیا اور مجبوراً پارلیمنٹ کو House is assembled togather یعنی آئینی طور پر اس کی technically جو پوزیشن ہے ۔ تو فوری طور پر ایک ڈاکومنٹ بنایا گیا اور اس کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ کس نے بنایا کیسے بنایا ۔ بہرصورت اب ہم گورنمنٹ کی پالیسی کو ایک ڈاکومنٹ سمجھتے ہیں ۔ جناب والا سب سے پہلی بات جو جناب صدر محترم نے یہاں پیش کی ہے ۔ وہ آئین کا حوالہ دے کر انہوں

نے کہا ہے کہ " تمام کائنات پر حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور عوام اس حق کو اس کی متعین کردہ حدود کے دائرے میں استعمال کرتے ہیں اور اس حق کا استعمال ایک مقدس امانت ہے۔ اس طرح چلتے ہوئے مملکت اپنے اختیارات عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی ۔ جو پارلیمنٹ' قومی اسمبلی ' سینٹ 'اور صدر پر مشتمل ہے ۔ اور عوام نے ان پر اعتماد کیا ہے ۔ جناب والا لیکن عملاً پارلیمنٹ کا احترام گورنمنٹ نے کس حد تک کیا ہے ؟ 14 نومبر کے بعد جب جناب چیئرمین نے اور جناب سپیکر نے رولنگ دی کہ پارلیمنٹ کے ممبران جو اسیر ہیں---مسئلہ اپنے طور پر ہے کہ اپوزیشن کی پارٹیز کے خلاف انتقامی کارروائی کا ایک عمل ہو رہا ہے اس انتقامی عمل میں جس طرح انہوں نے قانون کے process کا abuse بھی کیا ہے لیکن وہ موضوع میں اس وقت زیر بحث نہیں لانا چاہتا ۔ لیکن جب پارلیمنٹ کے سپیکر اور چیئرمین نے رولنگ دی ۔ آج تک پارلیمنٹ میں ' افسوس ہوتا ہے کہ یہاں اپنے آپ کو قانون کے ماہر بھی سمجھتے ہیں اور اب افسوس یہ ہے کہ علمبردار جمہوریت بھی اپنے آپ کو کہتے ہیں ۔ مثلاً ابھی ان کے نمائندے نے یہ کہا کہ پیپلز پارٹی جمہوریت کی علمبردار ہے ۔ جمہوریت کی علمبردار پارٹی نے 14 نومبر سے 16 مئی تک پارلیمنٹ کو عضو معطل کر کے رکھ دیا ۔ یہ ہے اس پارٹی کا کیریکٹر ' یہ ہے اس گورنمنٹ کا کیریکٹر۔ جناب اب اس کے بارے میں اتنا عرض کروں گا ۔ ایک ہے قول' ایک ہے دعویٰ ' ایک ہے آپ کا فعل ۔ ایک یہ ہے کہ آپ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایسے جمہوریت پسند ' رواداری یعنی آپ کی رواداری ہے جمہوریت ہے لیکن عمل ' facts ' اور بہانہ کیا ہے ؟ لا ، منسٹر صاحب جو پہلے ہمارے تھے اور بعد کے ہمارے جو لاء منسٹر ہیں اور دوسرے جو ہیں وہ کہتے ہیں آئین بھی سر آنکھوں پر ' قانون بھی سر آنکھوں پر ' جناب چیئرمین کی رولنگ بھی سر آنکھوں پر' لیکن ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے ۔ اب یہ کس اصول کے تحت ہے جناب والا یعنی یہ ایک توہین آمیز رویہ ہے پارلیمنٹ کے ساتھ ۔ جناب والا میں اس بات پر حیران ہوں کہ اس ملک کو ہم کس طرح چلائیں گے ؟ جب ہم کہتے ہیں کہ جمہوریت ہے ' جمہوریت کو ہم نے آئین میں ایکسپریس کیا ہے۔ اور آئین کا جناب صدر نے اپنے بیان میں اعلان کیا ہے کہ ہر شخص کو ------ ان کے الفاظ یہ ہیں ۔

"ہم میں سے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ حکومت آئین اور قانون کے مطابق چل رہی ہے۔"

میں فرض کرتا ہوں کہ یہ بیان ہے بھی ایسا، کہ یہ بیان گورنمنٹ کا ہے۔ اور بیان دے رہے ہیں جناب صدر۔ اب گورنمنٹ اس پر عمل در آمد کررہی ہے؟ کہ زندگی اس ملک کی آئین کے مطابق چلے؟ اس ملک کی زندگی قانون کے مطابق چلے؟ کیا موجودہ گورنمنٹ ایسا کررہی ہے؟ نہیں کررہی۔ اب میں آگے جاتا ہوں۔

جناب والا! کیا جناب صدر بھی ایسا کررہے ہیں؟ یعنی جناب صدر کے آٹھویں ترمیم کے اختیارات آپ بالکل چھوڑ دیں۔ ان کو انڈیا کے صدر، یا کسی اور جمہوری ملک کے صدر کے اختیارات کے حوالے سے ہی دیکھیں، کیا جناب صدر کی یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ گورنمنٹ سے یہ کہے کہ آپ کس حد تک جا سکتے ہیں؟ یعنی کیوں آپ غیر جمہوری غیر آئینی عمل کررہے ہیں؟ جناب والا کیا یہ جناب صدر کی ذمہ داری نہیں بنتی؟ تو اس لئے میں یہ عرض کررہا ہوں کہ اس بیان کو میں ایسے لوں گا کہ یہ گورنمنٹ کی statement نہیں ہے بلکہ یہ جناب صدر کی statement ہے۔ تو جناب صدر کو اپنے الفاظ کا کم ازکم اتنا احترام کرنا چاہیے۔ اتنی قدر کرنی چاہیے۔ میں جانتا ہوں کہ جناب صدر کو کہ وہ سیاسی و جمہوری کارکن رہے تھے۔ لیکن کیا یہ اس جمہوری کارکن کا عمل ہے؟ کہ گورنمنٹ باقاعدہ پارلیمنٹ کو عضو معطل کرکے رکھ دے اور جناب صدر جو کہ جمہوری کارکن بھی رہے ہیں، جمہوریت کے علمبردار بھی رہے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سزائیں بھی ملی ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم representative منتخب ہو کر آئے ہیں ہم سازش سے نہیں آئے ہیں۔ لیکن وہ جب وہاں گئے ہیں وہ وہی کام کر رہے ہیں جو پہلے ڈکٹیٹر لوگ یا وہ لوگ جو غیر نمائندہ ہوتے تھے وہ کر رہے ہیں۔ یہ fact ہےجو ہمارے سامنے ہے تمام ملک اس کے گواہ ہیں ابھی اگر کوئی اس ہاؤس میں یہ کہے کہ آپ کچھ نہیں دیکھتے آپ نہیں دیکھ سکتے وہ کیا کہتے ہیں جناب والا بے ادبی معاف۔ یعنی آنکھوں سے آپ اندھے ہیں اور کانوں سے آپ بہرے ہیں اور عقل آپ کی نہیں ہے جو قرآن حکیم میں ہے کہ آپ کو کافی سزا ملے گی اس بات کی۔ ٹھیک ہے آپ انکار کریں میں بالکل یہی کہوں گا کہ میری یہ ڈیوٹی نہیں ہے کہ آپ سمجھ جائیں بات۔ میری ڈیوٹی یہ ہے کہ جو

کچھ ہم صحیح سمجھ رہے ہیں آپ کے سامنے رکھیں۔ بعد میں جو نتائج ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر چھوڑیں اور اس کی قدرت کے قوانین ہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں آپ ہنسیں اس پر یہ آپ کی مرضی ہے۔ جناب والا! اس کے ساتھ آپ اندازہ لگائیں جب نئی اسمبلی آئی نئی پارلیمنٹ آئی فوراً" حکومتی پارٹی نے Horse trading شروع کی ۔ ایک طرف پارلیمنٹ کو عضو معطل رکھا دوسری طرف الاعلان تمام دنیا کے سامنے پارلیمنٹ کے ممبروں کو اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں کو تمام دنیا یہ جانتی ہے کہ پشاور میں پختونخواہ میں کیا ہوا ۔ ایک میجارٹی کو مینارٹی میں تبدیل کرنے کے لئے وہاں کے صوبائی ممبروں کو بالکل واضح طور پر جناب والا رشوت دی گئی ۔ ہارس ٹریڈنگ ہوئی۔ اور اس ہارس ٹریڈنگ کے نتیجے میں وہاں کی حکومت کو یہاں لفظ یہ استعمال ہوا کہ آئین قانون اگر الفاظ یہ ہیں اگر آپ کا دعویٰ یہ ہے اگر آپ کی آئیڈیالوجی یہ ہے تو پھر صوبائی حکومت کو چلانے کی آپ کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے میں بالکل اس پر زور نہیں ڈالوں گا کہ آپ نہ مانیں لیکن فیڈریشن کو اگر آپ اس طرح چلائیں گے اس کے ساتھ یہ رویہ روا رکھیں گے اور صوبوں میں جہاں آپ کی پارٹی کی حکومت نہیں ہے ان حکومتوں کو آپ گرائیں گے instabilty پیدا کریں گے ۔ کیونکہ آپ اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے پاس اختیارات زیادہ ہیں کسی حکومت کو گرا کر اور جناب صدر جو ہے اس ناجائز عمل کو آئینی تحفظ دے دے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جناب صدر کے الفاظ ہیں ۔ یہ حکومت کے الفاظ ہی نہیں ہیں ۔ یہاں لوگ کہتے ہیں متقی ہے ۔ متقی آسمان میں نہیں ہوتا۔ ہر چیز concreate ہے ۔ آپ کا عمل کیا ہے ۔ آپ کا عمل یہ ہے کہ قانون اور آئین کے تحت آپ نے وہاں صوبائی اسمبلی کو بالکل instable کرکے رکھ دیا ۔ اور آپ نے حکومت کو گرا کر دوسری گورنمنٹ کو بٹھا دیا۔ ہارس ٹریڈنگ کیا ہے آئین کیا ہوتا ہے یہی چیز آپ نہ مانیں ۔ مجھے کوئی پروا نہیں ہے آپ لگے رہیں اپنے عمل میں انجام آپ کا پھر وہی ہوگا بعد میں پھر آپ عوام کے پاس جائیں گے ۔ عوام آپ کو اپنے کندھوں پر رکھی گی پھر آپ ایم آر ڈی بنائیں گے اور جمہوریت کے علمبردار اور revival of democracy کے نعرے آپ لگائیں گے ملک صاحب بھی آپ کے ساتھ ہوں گے ان اعمال میں بھی آپ کے ساتھ ہیں ان اعمال میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گے ابھی آپ ان سے پوچھ لیں کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں ۔ میں نے اس جگہ پر صحیح کیا ہے لیکن آپ نے اس اعتماد کو اس امانت کے ساتھ میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ نے خیانت کی لیکن آپ نے اس

امانت سے ہمارا اعتماد کھو دیا ہے ۔ جناب والا یہ ہے فیڈریشن کے ساتھ سلوک ۔

آج میں آپ کو جناب والا عرض کروں آپ کو یاد ہے جناب میں صدر کی اس بات پر عرض کر رہا ہوں کہ وہ فرما رہے ہیں کہ آئین ' قانون ' جمہوریت ' رواداری ' پارلیمنٹ -- اس دعوے کے حوالے سے میں facts لا رہا ہوں ۔ جناب والا ' جب اقبال حیدر صاحب وزیر تھے آپ کو یاد ہے کہ یہاں بات ہوتی تھی کہ پارلیمنٹ کے اپوزیشن کے ممبران کو فنڈز نہیں ملتے ' یہ انفرادی مسئلہ نہیں ہے یہ ایک سیاسی اور قانونی بات میں یہاں لانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کتنا انتقامی سلوک اپوزیشن سے کرتی ہے ۔ یہاں کہتے ہیں کہ ہم اپوزیشن کو بالکل welcome کرتے ہیں لیکن اپوزیشن کے خلاف انتقامی کارروائی کی جاتی ہے ۔ یہ accountability کے متعلق کہتے ہیں ۔ ہم accountability کے لئے تیار ہیں ۔ آپ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنا لیں اس میں آپ کی اکثریت ہو ' ہم سب cases اس کے سامنے لے آتے ہیں ' احتساب کے لیے آپ تیار ہیں ؟ کیا پارلیمنٹ کی کمیٹی آپ بناتے ہیں اور اس میں وہ تمام لوگ جنہوں نے taxes کی ادائیگی نہیں کی ہے یا جن لوگوں نے corruption کی ہے کیا ان کا احتساب کرنے کے لیے آپ تیار ہیں؟ آپ اس کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ آپ کے نزدیک احتساب کا مطلب اپوزیشن کو سزا دینا ہے ۔ یعنی یہاں جمہوری آواز کو کچلنا آپ کا کام ہے ۔ یہ تو فاشزم ہے یہ جمہوریت نہیں ہے ۔ لوٹ مار کے لئے پارلیمنٹ کی کمیٹی بناتے ہیں ----

( مداخلت )

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا! جب ہم نے لوکل گورنمنٹ سے پوچھا ' آپ حیران ہوں گے 1993-94 کے فنڈز میں پیپلز پروگرام میں اپوزیشن کی absolute majority کو فنڈز نہیں دیئے گئے ۔ جن لوگوں نے جناب صدر صاحب کو ووٹ نہیں دیئے ' جن لوگوں نے جناب وزیر اعظم صاحبہ کو ووٹ نہیں دیئے ان کا وہ حق جو اس سے پہلے اور آج بھی یہ گورنمنٹ پارلیمنٹ کے ممبران کو دیتی ہے کہ ان کو فنڈز ملیں گے ان سب کے یعنی خواہ وہ پنجاب صوبے میں ہوں' سندھ صوبے میں ہوں ' بلوچستان صوبے میں ہوں ' پشتون خواہ کے صوبے میں ہوں 'اپوزیشن کے فنڈز کو بند کر دیا گیا ۔ اس کے معنی کیا ہوتے ہیں ۔ ہارس ٹریڈنگ کے کیا معنی ہوتے ہیں ؟ اس کا کیا مفہوم ہے یعنی جو کچھ پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے آپ کا ایک قسم کا استحقاق بنتا ہے --- میں جانتا ہوں کہ سپیکر صاحب نے کہا ہے کہ یہ استحقاق نہیں

ہے لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جب پارلیمنٹ کے ممبران کو یہ فنڈ دیا گیا ہے تو اس میں سے اپوزیشن کو کیوں نکال دیا گیا ہے ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ پارلیمنٹ کے ممبران کو صحیح بات کرنے سے روکنا چاہتے ہیں ۔ وہ پارلیمنٹ کے ممبران کی جمہوری approach کو کہ وہ اپنا موقف بیان کریں اس سے وہ ان کو روکنا چاہتے ہیں بند کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ جناب ان کی کارکردگی ہے ۔ میں صدر محترم سے اس لئے بات کروں گا کیوں کہ مجھے معلوم ہے کہ حکومت کے ممبران میں سے ایک ممبر بھی یہ جرائت نہیں کر سکتا کہ وہ وزیر اعظم کے سامنے یہ بات کرے کہ یہ بات آئین کے خلاف ہے ' یہ بات جمہوریت کے خلاف ہے ' یہ پارلیمانی اصولوں کے خلاف ہے ۔ اس لیے میں یہ بات صدر صاحب سے کروں گا کہ کیا واقعی آپ صدر ہیں اور اگر آپ واقعی منتخب صدر ہیں تو آپ اپنے الفاظ کا پاس رکھیں ۔ ایسا نہیں کہ آپ صدر ہوں اور آپ کو کسی نے کاغذ پکڑا دیا آپ نے اس کو پڑھ دیا اور اس پر عمل حکومت اپنی مرضی سے کرے ۔

**جناب چیئرمین۔** آپ کے 15 منٹ ہو چکے ہیں ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** جناب والا ' میں آپ کی اجازت سے تھوڑا سا وقت اور لوں گا ۔ اب آپ ان کے جمہوری عمل اور آئین پر عمل کو دیکھیں ۔ جناب اس ملک کے آئین اور قانون میں صوبائی خود مختاری دی گئی ہے اور اس میں واضح دیا ہوا ہے کہ ایجوکیشن صحت ' sanitation یہ سب Provincial autonomy کے اندر آتے ہیں لیکن یہاں Social Action Programme جس کا فنڈ provinces کو ملنا چاہیئے تھا۔ مثلا" ہمارے صوبے کو ۳۶ کروڑ روپے ملنے چاہیئے تھے جو کہ ہماری پروانشیل اٹانومی کے تحت ہمارے صوبے کا حق ہے تا کہ صوبائی حکومت اس فنڈ کے مطابق تعلیم' صحت کے لئے اپنی priorities رکھے ۔ لیکن آپ اندازہ لگائیں کہ یہاں گورنمنٹ نے صوبوں کی گورنمنٹ کے مقابل parallel government بنائی ہیں ۔ ایسا ہر صوبے میں کیا گیا ہے ۔ یہ آرڈر دے دیتے ہیں اور وہاں لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے Social Action Programme بنایا ہے ۔ محترمہ فرماتی ہیں کہ میں نے تمہارے صوبے کو بہت بڑا فنڈ دیا ہے ۔ وہ فنڈ جو ہمارے صوبے کا ہے ۔ 36 کروڑ روپے جو ہمارے صوبے کے ہیں اس کو گورنمنٹ کے parallel استعمال کر رہے ہیں ۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ صوبائی حکومت کو destabilize کرنے کے لئے یہ 36 کروڑ روپے استعمال کئے جا رہے ہیں یہ ایک تو ہمارا اپنا

فنڈ ہے جس سے ہم اپنے ملک کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اس کو صوبے کی گورنمنٹ کو مارنے کے لئے وہاں سے نکالا ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے صوبے کی گورنمنٹ کو blockade کیا ہے ۔ اسلام آباد کی گورنمنٹ نے آئین کے خلاف ، قانون کے خلاف ، صوبائی حکومت کے خلاف ہمارے اپنے فنڈ کو ایسے استعمال کیا ہے جس سے ہمارے صوبے کو blockade کیا ہے۔ یہاں حامد رضا گیلانی صاحب Establishment Committee میں گئے تھے آپ جناب ان ہی سے پوچھنے کہ ہمارے صوبے کے وزیر اعلیٰ نے کیا کہا تھا۔ جناب والا Province کا تمام فنڈ اسلام آباد کی گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور وہاں کی گورنمنٹ کو destabilize کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تو جب ہم کہیں گے کہ آئندہ کے لئے ہمارا کیا انجام ہو گا ، ملک میں بحران ہے ۔ یہ کس کا پیدا کردہ ہے ؟ یہ گورنمنٹ کا پیدا کردہ ہے۔ ورنہ جو مسلمہ جمہوریت کے اصول ہیں ، مسلمہ اصول فیڈریشن کے ہیں ۔ جن میں لوگوں نے باقاعدہ قربانیاں دی ہیں ۔ میں اپنے صوبے کی بات کر رہا ہوں ۔ جناب والا ہمارے بارہ سینیٹرز کے فنڈز نہیں دیئے گئے ۔ پچاس لاکھ کے حساب سے یہ چھ کروڑ بنتے ہیں ۔ 36 کروڑ وہ اس طرح 42 کروڑ روپے ایک غریب صوبے کے بنتے ہیں ۔ لیکن یہاں تصویر کھینچ کر افتتاح کی بات ہوتی ہے اور اپنی تصویر ٹیلی ویژن پر دیتے ہیں ۔ یہاں صدر نے کہا ہے کہ ہم نے تعلیم کا انتظام کیا ہے ۔ کس صوبے میں یہ انتظام کیا ہے ؟ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے صوبے میں بھی کام ہو رہا ہے ۔ کیا کام ہو رہا ہے؟ ہمارا اپنا فنڈ جو تعلیم کا ہے ، صحت کا ہے ۔ آپ ہمارے بچوں کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ آپ ہمارے بچوں کا گلا گھونٹ کر اپنی پارٹی بنا رہے ہیں اور وہاں کی گورنمنٹ کو گرا رہے ہیں۔ اس کے بعد صدر صاحب فرما رہے ہیں کہ تشدد کا رجحان پیدا ہوتا ہے ۔ تشدد کا رجحان کیوں پیدا نہ ہو ، بالکل ہو گا کیونکہ ہمارے ساتھ فیڈریشن کی گورنمنٹ کا یہ رویہ ہے۔

**جناب چیئرمین** ۔ آپ اب wind up کر لیں۔ اتنا کافی ہو گیا ہے۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل** ۔ جناب والا! wind up کیسے کریں ۔ ان کے ایسے کارنامے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت ، معیشت اور ہر پہلو پر یعنی تمام اصولوں کے خلاف ان کا عمل ہے اور سب کچھ اس پرائم منسٹر ہاؤس میں ہو رہا ہے ۔ کسی کو تمام ملک میں اختیار نہیں ہے تمام ملک میں ، کسی ادارے کو اختیار نہیں ہے ، کسی منسٹری کو اختیار نہیں

ہے' کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے ' اس کے با وجود جناب والا' کیا wind up کریں گے ۔ جناب والا! یہ صدر کا دعوٰی ہے اور عملاً یہ ہے۔ اس کے ساتھ جناب والا وہ کہتے ہیں کہ معاشی مسئلہ ہے۔ معاشی مسئلہ جناب والا' کہتے ہیں یہ تو ہمیں وراثت میں ملا ہے۔ جب آپ کو یہ وراثت میں ملا ہے تو اس کے بعد اس کی اصلاح کے لئے آپ نے کیا کچھ کیا ہے؟ آپ نے کون سی پالیسی بنائی ہے؟ یہاں پر جناب صدر نے خود اپنے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ہم نجکاری کر رہے ہیں ' آپ نجکاری کررہے ہیں اور پھر توانائی میں نجکاری کر رہے ہیں۔ نجکاری کے بارے میں آپ نے اپنے واپڈا کے specialists سے پوچھا ہے؟ آپ نے experts سے پوچھا ہے؟ واپڈا کے experts سے آپ نے پوچھا ہے کہ جو نجکاری کا عمل آپ کررہے ہیں کیا وہ ملک کے لئے فائدہ مند ہے؟ یعنی آپ جو معاشی پالیسیاں بنا رہے ہیں وہ معاشی پالیسیاں ---- جناب والا یہ خود انہوں نے اعتراف کیا ہے ۔ افراط زر' یہ indicator ہے معاشی ترقی کا ' افراط زر ہے ' بجٹ کا خسارہ ہے' خارجی زر مبادلہ کم ہے یعنی وہ کوئی خط لکھ رہا تھا کہ بالکل خیر خیریت ہے۔ امی جان تو کنوئیں میں گر گئیں' اور بیل جو تھا وہ لنگڑا ہوگیا ہے' باقی خیر خیریت ہے۔ ابھی بجٹ آنے والا ہے جناب۔ اس بجٹ میں وہ کیا کریں گے؟ افراط زر کس اسٹیج پر ہے' unemployment کس اسٹیج پر ہے؟ میں یہ کہتا ہوں جناب والا ! کہ انسانوں کو بے عزتی کی حد پر پہنچایا گیا ہے۔ جناب والا! تمام پارلیمنٹ ' تمام صوبے' تمام منسٹریاں مفلوج ہیں اور اس کے لئے آپ کو وزیر اعظم ہاؤس میں جانا پڑے گا۔ جناب والا! ابھی دس ہزار انہوں نے پچھلے سال اعلان کیا کہ کل تیس ہزار سروسز تھیں پندرہ گریڈ تک۔ تیس ہزار میں دس ہزار ایک فیز' دس ہزار دوسرا فیز' دس ہزار تیسرا فیز۔ آپ ذرا گورنمنٹ سے پوچھیں کہ اس میں آپ نے قواعد کے مطابق کتنے لوگوں کے انٹرویو لئے' کتنے لوگوں کے ٹیسٹ ہوئے۔ نہیں جناب والا ! بیٹھے ہوئے ہیں۔ تمام اختیارات' تمام آرڈر کہاں سے ہوتے ہیں ؟ جناب والا وزیراعظم ہاؤس سے ہوتے ہیں۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے ' لوگ کہتے ہیں کہ یہاں صدر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ بدعنوانی ہے۔ بدعنوانی کہاں سے ہے؟ اس کا fountain head کہاں ہے؟ یعنی قواعد کے مطابق جن لوگوں نے فیصلے کرنے ہیں' باقی employment کا تو آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ بجلی کے بارے میں golden کو آپ لے آئے' oliry کو آپ لے آئے' اور میلی وژن پر دکھا کر محترمہ وزیراعظم صاحبہ پھولوں کے ساتھ بالکل ایسا ویلکم کرتی ہیں جیسے کہ کسی ملک کے صدر کا ۔ لیکن اس کے

بعد جب آپ یہاں آتے ہیں عملاً اس سرمایہ کاری کی کیا پوزیشن ہے۔ یعنی ہم فرض کرتے ہیں کہ یہ پالیسی آپ کی صحیح ہے۔ اگرچہ ہم واضح کرتے ہیں کہ یہ پالیسی جس طرح آپ نے دروازے کھول دیے ہیں سامراجی ممالک کے لئے اور جس طرح آپ سیل کر رہے ہیں۔ جس طرح دوکان پر لکھا ہوتا ہے سیل سیل سیل۔ یعنی آپ تمام پبلک سیکٹر کا سیل کر رہے ہیں۔ یہ ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس طرح اس ملک پر غیر ملکیوں کا قبضہ ہوگا۔ اور جب ان کی economic occupation ہوگی تو جناب والا ! economic occupation کے بعد political occupation ہوگی۔ یہ صحیح بات ہے سیاست کی۔ اور پھر معیشت کے ساتھ ایسا رابطہ ہے جس طرح آپ نے دروازہ کھول کر رکھ دیا اور جس طرح آپ سب لوگوں کو بغیر کسی شرط کے، بغیر اصول کے یہاں لا رہے ہیں۔ میں نے آپ کو کہہ دیا یہ قطعاً ناکام ہے۔ آپ کے اپنے experts جو ہیں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اصل میں ہم ملک کو سیل کر رہے ہیں، ملک کے وسائل کی ایسی سیل ہم کر رہے ہیں کہ ایک اسٹیج ایسی آئے گی کہ غیروں کی براہ راست حکومت ہوگی۔ لیکن اس بات کے علاوہ آپ نے employment کا کیا کیا؟ کل آپ کے پاس تیس ہزار سروسز ہیں۔ اور تیس ہزار میں جناب والا ! کوئی قاعدے کے مطابق نہیں، کوئی اصول کے مطابق نہیں۔ وزیر اعظم ہاوس کا میں احترام کرتا ہوں۔ لیکن اس طرح اگر آپ ملک کو چلائیں گے۔ اس طرح ملک نہیں چلتے۔ جناب والا بالکل ہمیں معلوم ہے کہ باقاعدہ اس حد تک لیٹر ہوتا ہے کہ آپ گریڈ ۵ میں آپ کی اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے۔ اور جس شخص نے سفارش کی ہے اس کو بھی لیٹر ہے کہ آپ کی منظوری سے یہ ہوا۔ یہاں جو کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے ممبران کا کوٹہ ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبران پانچ سروسز کے لئے، ہارس ٹریڈنگ کیا ہوتی ہے جناب والا پانچ سروسز کے کوٹے کے نام سے، میں صوبے کے مفادات کو فروخت کروں۔ ملک کے فیڈریشن کو فروخت کروں، پانچ سروسز کے لئے چونکہ یہ میری سفارش پر ہوسکتی ہے۔ یہ پوزیشن جس ملک میں جمہوری پارٹی کرے جس کا یہ دعوٰی ہے کہ ہم جمہوری ہیں۔ اور ان کا کام یہ ہے کہ ہم پارلیمنٹ کے ممبروں کو کیا بنایا ہے۔ ہارس ٹریڈنگ کیا ہے کہ پانچ سروسز محترمہ نے آپ کو دیئے ہیں آپ کے سفارش پر ہوں گے لہذا باقی ملک کا خدا حافظ۔ یعنی at the cost of country, at the cost of democracy, at the cost of the provinces پانچ سروسز، معمولی چیزیں ہیں۔ ہارس ٹریڈنگ باقاعدہ سیاست بن گئی ہے۔ اب اکنامک ڈویلپمنٹ، آپ دیکھیں جناب والا افراط زر

کہاں ہے' مہنگائی ہے جناب والا عام آدمی بے عزتی کی زندگی گزار رہا ہے۔ آپ جو کہتے ہیں امن و امان امن و امان کیسے ہوگا۔ جب کہ انسان تمام ملک میں بھوکا اور بے عزتی کی زندگی کے نزدیک ہے۔ اب بھی میں کہتا ہوں آپ کو آج ہی چیلنج کرتا ہوں آپ وزیر اعظم صاحب وہاں نکلیں اور اعلان کریں کہ اسلام آباد میں un-employment کا جلسہ ہے' آپ کو پتہ لگے گا کہ کیا پوزیشن ہے اس ملک کا اس وقت اسلام آباد کے اندر امن و امان کا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں کہ ہم یہ کریں گے وہ کریں گے آپ کچھ کریں گے بھی تو نہیں کر سکیں گے۔ جب بھوک اس سٹیج پر پہنچ چکی ہے۔ بے عزتی کی حد تک انسان پہنچ گیا ہے۔ اور پھر اگر یہ ہوتا تو ٹھیک ہے۔ اگر یہ ماضی کی بات ہوتی اوروں کی طرف سے یہ کچھ آپ کو وراثت میں ملتا تو ہم سمجھتے کہ چلو پہلے کی غلطیاں ہیں۔ آپ اصلاح کر رہے ہیں۔ آپ تو راستہ اصلاح کا بھی اختیار نہیں کر رہے۔ بلکہ آپ اس میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ اور باقاعدہ مسلسل un-employment کو آخری سٹیج پر پہنچا دیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایسے حالات ہیں ۔----

*( inrterruption )*

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ بالکل میرا حق ہے آپ کے نمائندوں نے ایک ایک گھنٹہ تقریر کی ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھیں منگوائیں ریکارڈ۔ اچھا جناب والا کہتے ہیں کہ زر مبادلہ ہمارا تین بلین بن گیا ہے۔ آپ نے قرضہ لیا ہے۔ آپ قرضے کا پیسہ بھی بیرونی ممالک میں جب آپ کشکول پھیرا کے کچھ لے آتے ہیں تو اس کو بھی آپ زرمبادلہ میں ڈال دیا ہے۔ افراط زر ۔ ان ایمپلائمنٹ ' زرمبادلہ یہ ہے micro economy ' مائیکرو اکانومی کے کیا معنی ہیں۔ یہ ہیں ہماری مائیکرو اکانومی کے main element اور ہم اس بحران میں جا رہے ہیں کہ اس کی تلافی نہیں ہو رہی۔ بلکہ ہم ایسے گہرے کھڈے کی طرف جا رہے ہیں۔ جس کی نشاندہی پچھلے نگران وزیراعظم نے اللا علان کہا کہ بالکل colapse ہو رہی ہیں۔ اور اس کے باوجود آپ اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔ یعنی آپ اس سے واپس retrive نہیں کر رہے ہیں۔ کہ ایک ایسی پالیسی کہ باقاعدہ ایک نیا راستہ آپ لے لیں اور اس کے بعد اپنے ملک کی عوام کو بے روزگاری اور اپنے ملک کے عوام کے لئے دوسری جو ان کی سہولیات ہیں اس کا ایک راستہ اور اکانومک ڈوپلیمنٹ -----

**جناب چیئرمین:** میرا خیال ہے کہ اب تو وقت کافی ہو گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہاں مسائل بھی کافی ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے مسائل تو بہت ہیں اور موقعہ بھی ملے گا انشااللہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب زراعت وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم زراعت کی پروڈکشن میں نیچے جا رہے ہیں۔ صنعت میں ہم نیچے جا رہے ہیں' وہ تسلیم کر رہے ہیں۔ یعنی مائیکرو اکانومی کیا ہے زراعت مائیکرو اکانومی کی صنعت میں آپ کہاں جا رہے ہیں۔ گھی' گھی کی قیمت کیا ہے۔ آپ کے نزدیک پرائیویٹائزیشن کیا ہے۔ جناب صدر محترم فرماتے ہیں کہ پرائیویٹائزیشن ایک ایسا عمل ہے وہ تمام امراض کا علاج ہے۔ اور اس کے علاوہ سیمنٹ پرائیویٹ سیکٹر میں جو کارخانے فروخت کئے ہیں سیل لگا دیا ہے۔ آج سیمنٹ کے ریٹ کس جگہ پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں کیا لے آتے ہیں کہ جی ہم نے کارخانے پہلے کم ریٹ پر فروخت کئے تھے اب زیادہ ریٹ پر یہ ہے ان کی کوالٹی ۔ آپ زیادہ پر فروخت کریں یا کم پر فروخت کریں آپ نے ملک کے پبلک سیکٹر کو فروخت کر کے آپ نے ملک کو دوسروں کے حوالے کرنے کی ایک بنیاد رکھی ہے۔ اور ابھی اس پر آگے جا رہے ہیں۔ او جی ڈی سی اس کو فروخت کر رہے ہیں۔ ابھی کوٹ ادو میں مختلف ہڑتالیں ہو رہی تھیں۔ جامشورو میں کیوں ہو رہی تھیں۔ تمام عوام کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ واپڈا کے ماہرین کہتے ہیں کہ ہمارے کو یہ نقصان دے رہے ہیں اور یہ بڑی سپیڈ سے وہ جا رہے ہیں اور بڑے خوش ہو رہے ہیں اور ٹیلی ویژن پر تصویر بھی آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: بس مندوخیل صاحب یہ تو بہت سی باتیں ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا اس میں ایک دو باتیں اور ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں ایک بات اور کر لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے یہ آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں دو باتیں اور کر لیں' کوئی بات نہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں جی جناب والا خارجہ پالیسی لیتے ہیں۔ خارجہ پالیسی ہماری گورنمنٹ کتنے انہوں نے خارجی طور پر ٹور کئے ہیں۔ اس پر میں بات نہیں کروں گا۔

اس کا ایک سادہ نتیجہ آپ کے سامنے fact کے طور پر سامنے لاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست ایران ہمارا دوست چین، لیکن آپ نے دیکھا کہ ایران چین اور انڈیا، یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دشمن ہے، وہ ایک جگہ ہوئے۔ بالکل آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے آج خارجہ پالیسی یہ ہے کہ China میں بھی آپ مداخلت کر رہے ہیں۔ میں آپ کو بات کروں گا کہ آپ China میں مداخلت کر رہے ہیں اور چائنا والے سوچ رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں بات کو۔ ایران والے جان رہے ہیں۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** کراس ٹاک نہ کریں۔ بات کرنے دیں، جب آپ کی باری آئے گی آپ جواب دے دیں۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا! آپ ذرا ان سے پوچھیں کہ کیوں ECO میں جب لوگ یہاں آئے اور آپ کہتے ہیں کہ ECO خاص اسلامک ممالک ہیں۔ لیکن آپ نے خارجہ پالیسی میں اور پھر خاص کر ہمارے محترم بزرگ بڑے بھائی بھی اس میں ہیں۔ جناب والا اس پالیسی کے نتیجہ میں جب انہوں نے افغانستان میں مداخلت کی آپ نے دیکھا جناب والا ایران نے ایک کانفرنس منعقد کی اور فوری طور پر ECO کے بعد ان کے نمائندے نے اور انڈیا کو پیش کش کی کہ آپ اپنا مال بندر عباس کے ذریعے سنٹرل ایشیا کو بھیجیں۔ وہ بھی اگر آپ مجھے موقع دیں تو نقصان کی بات دیکھتے ہیں۔ مجھے موقع دیں کہ میں اس پر تفصیلی بات کروں تو میں آپ کو ثابت کروں گا کہ سنٹرل ایشیا کا جو آپ کا نعرہ ہے۔ آپ نے ایک ایسی پالیسی بنائی ہے جو حقیقی طور پر اگر وہ aim آپ کا ہے تو اس aim کے خلاف جا رہا ہے۔ سنٹرل ایشیا آپ کا نعرہ ہے آپ کی گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم سنٹرل ایشیا جائیں گے۔ لیکن سنٹرل ایشیا کا آپ نے کیا حالت بنائی ہے وہ بھی میں لے آوں گا۔

جناب والا افغانستان کی بات لیتے ہیں۔ افغانستان میں جناب والا جب reconsilation ہوئی ۱۹۹۲ء میں لیکن اس کا وہ فارمولہ اقوام متحدہ کا وہ سبوتاژ ہوا وہ تفصیلات میں ہم نہیں جائیں گے۔ اس وقت افغانستان میں اقوام متحدہ کے محمود مصری کے زیر سرکردگی افغانستان کی تمام لوگوں نے اس کی مخالفت کی۔ جو لڑائی میں ملوث تھے سب متفق ہو کر انہوں نے ایک متفقہ عبوری سسٹم بنایا ہے۔ اور اس پر سب متفق ہوئے۔ ۲۰ فروری کو ٹرانسفر آف پاور ہو رہا تھا۔ یہ کہتے

ہیں کہ ہم یہاں انہوں نے کہا ہے کہ ہم مستقل افغانستان میں امن کے علمبردار ہیں اور اب بھی وزیر خارجہ صاحب نے ایک سٹیٹمنٹ دیا اور وزیراعظم صاحبہ نے وہاں مولانا ربانی صاحب کو خط لکھا کہ ہم وہاں امن کے لئے ' امن قائم کرنے کے لئے reconsilation کے لئے ہم اس پر قائم ہیں لیکن عمل ' عمل جناب والا ۲۰ فروری کو ٹرانسفر آف پاور ہو رہا تھا افغانستان میں اور اس سے کچھ دنوں پہلے آپ نے دیکھا کوئٹہ سے پشاور سے اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا تمام ہمارے علاقے پشتون بلوچ علاقوں سے لوگ شروع ہوئے۔ یہاں ہماری گورنمنٹ ہے کیا ہمارا کوئی وزیر داخلہ ہے۔ یعنی 20 فروری کو transfer of power ہو رہا تھا ' ان کا دعویٰ ہے کہ ہم امن قائم کرنے والے ہیں اور ہم اس پر امن کی حمایت کرتے ہیں ' ہم United Nation کے فارمولے پر ان کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں ' لیکن عملاً کیا ہوا ' 16 فروری کو کچھ لوگوں کو کیا کپڑے پہنائے ہوئے تھے ' کس بہروپ میں کیا کپڑے اور کیا ان کا چہرہ بنایا ہوا تھا۔ جناب والا وہ فروری کی 16تاریخ کو کابل کے دروازے پر پہنچے کہ ہمارے سامنے اسلحہ رکھو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ 14سال سے رہتے ہوئے لوگ اور آپ وہاں سے آئیں ' آپ کا اپنا indentification نہیں کہ آپ ہیں کون ؟ اور کہیں کہ ہمیں اسلحہ رکھنے دیں۔ 16 تاریخ کو آپ کا یہ مطالبہ اور 20 تاریخ کو transfer of powerہو رہی ہے۔ اور United Nation کا جو فارمولا تھا اس کو انہوں نے 21 مارچ تک پہنچا دیا اور 21مارچ کے بعد آپ نے دیکھا کہ خانہ جنگی مسلسل اور مزید کیسے ہوتی جا رہی ہے ' شدید ہوتی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین میں یہ request کرتا ہوں اگر پارلیمنٹ ہے اور اس ملک کا پارلیمنٹ ہے ' یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ ہر مسئلے کو ذرا دیکھے اور اس پر نظر ڈالے کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ جناب والا جو دعویٰ خارجہ پالیسی کا ' اس پر عمل یہ ہے کہ ابھی آپ دیکھیں وہاں جب آپ BBC سے پوچھیں گے کہ کون نمائندہ۔ کہتے ہیں نمائندہ پشاور بیٹھا ہوا ہو کہتا ہے کہ میں نے کابل کو فتح کرنا ہے ' نمائندہ کوئٹہ میں بیٹھا ہوا ہے وہ کہتا ہے میں نے قندھار کو فتح کرنا ہے۔ نہیں یہ ہمارا ملک ہے

(مداخلت)

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ میں ابھی کی بات کر رہا ہوں ' میں آج کی لڑائی کی بات کر رہا ہوں 'جناب والا میں صرف آپ کو یہ نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ کل اس ملک پر اگر کوئی خدا نخواستہ ایسی آفت آئے ' ایسا نہ ہو کہ کوئی یہ کہے کہ کوئی شخص یا کوئی لوگ اس بات

کو سمجھ نہیں رہے تھے اور یہ کام ہو رہے تھے ۔ یہ بنگال میں ہوا ۔ اب لوگ کہتے ہیں کاش ایسا ہوتا ' یہ کاش کی باتیں بعد میں آئیں گی ۔ جناب والا یہاں سے چمن' کوئٹہ اور پشاور سے اسلحے جا رہے ہیں ' چمن اور کوئٹہ سے غلے جا رہے ہیں ' ان کو support کیا جا رہا ہے ' supply ہو رہی ہے میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں کہ وہ کون ہے ' A ہے' B ہے ' C ہے ' D ہے ' لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے نہیں نکالنا ' آپ نے نکالنا ہے ۔ آپ کی ذمہ داری ہے جب آپ وزیر داخلہ ہیں ' آپ کہتے ہیں میں نے سعید قادر کے ساتھ قانون کے مطابق کرنا ہے تو پھر آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا ' آپ نے ملک کو ان کے حوالے کیا ہے ۔ آپ کیوں نہیں نکالتے ۔ اور پھر جناب والا یہاں الفاظ یہ ہیں کہ ہم وہاں امن چاہتے ہیں اور امن ہمارا یہ ہے کہ پہلا مشترکہ فارمولا سمجھوتا اور پھر کہتے ہیں ہم سنٹرل ایشاء جائیں گے ' آپ سنٹرل ایشاء کیسے جائیں گے ' افغانستان میں خانہ جنگی ہے ' یہ ٹھیک ہے ' انشاء اللہ آپ زندہ رہیں خدا کرے اور ہم زندہ رہیں اور وہ تماشہ ہم دیکھیں ' آج کہتے ہیں کہ کلاشنکوف کا کلچر لایا ہے ' کہتے ہیں ضیاء الحق لایا تھا ' میں کہتا ہوں لایا تھا ' لیکن آپ اس پر آج بھی عمل کر رہے ہیں' ابھی کلاشنکوف کون دے رہا ہے؟ ابھی میزائل کون دے رہا ہے ؟ یہ جو پیر پگارا کے گھر پر راکٹ میزائلوں سے حملہ ہوا ' یہ جناب والا وہی راکٹ ہیں جو آج آپ کی وزارت داخلہ کی نگرانی میں ' اس کی organization میں اسلحے افغانستان کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور اس کے باوجود کہتے ہیں نہیں ' نہیں جناب ' پاکستان میں ہم امن لا رہے ہیں ' سندھ میں خانہ جنگی نہیں ' بالکل ہم امن لے آئیں گے ۔ کلاشنکوف کلچر کی اسی پالیسی کو آپ باقاعدہ continue کر رہے ہیں اور اس پر آپ عمل کر رہیں ' یہ ہے position۔

جناب چیئرمین ۔ چلیں اب دوسری بات شروع کریں۔ مطلب ہے کہ یہ افغانستان کی بات ہو گئی آپ نے دو باتیں کرنی تھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ بالکل پاکستان میں ہو رہی ہے لیکن پاکستان کے خارجی تعلقات یہ پاکستان کے مسائل ہیں ۔ اگر پاکستان کے مسائل اور خارجہ پالیسی اور خارجہ behaveor ' اگر یہ پاکستان کے نہیں ہیں تو ٹھیک اور اگر یہ آپ کے ہیں تو اس کو آپ بھگتیں گے ' آپ خود دیکھ رہے ہیں ' آج آپ خود اعلان کر رہے ہیں کہ جی آپ نے کیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ آپ نے ٹھیک کیا ' لیکن یہ آپ کے پالے ہوئے ہیں' آپ کہتے ہیں مدرسے جو ہیں -----

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا! میں بتا رہا ہوں کہ یہ مدرسے۔ ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے کبھی ایران سے پیسہ لیا اور کبھی سعودی عرب سے پیسہ لیا اور ان کو پالا اور ان کو ٹریننگ دی ۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ شیعہ اور سنی مسئلہ ---- کیسے ہم لوگ بھگتیں گے ؟ میں تو نہ شیعہ نہ سنی میں تو سب کو مسلمان سمجھتا ہوں ۔ایک دوسرے کو قتل کرنے کا آپ نے انتظام کیا اور آج پنجاب کی گورنمنٹ اعلانیہ کہتی ہے کہ ہم نے فلاں کو گرفتار کرنا ہے فلاں کو گرفتار کرنا ہے ۔ لیکن یہ تو آپ کے انتظام میں یہ مدرسے بنے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک مدرسہ ہے پشاور میں جو انٹرنیشنلی لوگوں کو باہر بھیج رہا ہے ۔ یہ آپ کے علم میں تھا آپ نے بنایا ہے ۔ ابھی آپ کہتے ہیں کہ جی دہشت گردی جو ہے کہ فلاں نے ہمیں لسٹ میں رکھ لیا فلاں نے ہمیں لسٹ میں رکھ لیا ۔ ہم نے اپنے آپ کو بچا لیا یہ آپ نے یہ کام کیا شیعہ سنی کا کیا ہے آپ آج پنجاب میں ایسے پر امن طریقے سے جا سکتے ہیں؟ لاہور اور اسلام آباد کی سڑکوں پر لوگ کلاشنکوف چلا رہے ہیں اور جب آپ اس کے لئے ریسرچ کریں گے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ آپ نے بنایا 'آپ نے پیسہ لیا ' آپ نے منظم کیا ۔ اب جو وہ بلا ہے وہ آپ کے گلے پڑ گئی ہے ۔ یہ ہیں آپ کی پالیسیاں ۔اور اپنے ملک میں جو ہم کہتے ہیں معاشی طور پر امن و امان کے لحاظ سے یا یہ نعرہ ہے کہ فرقہ واریت 'فرقہ واریت آپ کا پالا ہوا ہے ۔ بالکل آپ کا پالا ہوا ہے ۔ آپ آج جائیں کوئٹہ سے پشاور تک مدرسے خالی ہیں کیا بات ہے ؟ آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ------

( interruption )

جناب چیئرمین ۔ نہیں جناب آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔وہ کہہ رہے تھے کہ ٹائم پورا ہو گیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ یہ اچھی بات ہے میں ذرا سن لوں

(آوازیں)

یہ بڑی اچھی بات ہے جناب یہ اچھا ہو گیا ہے کہ جناب وزیر داخلہ صاحب نے خود بات کی ہے ۔ جناب والا آپ وزیر داخلہ صاحب سے پوچھیں' افغانستان جیسا بھی تھا آپ نے کس سے پوچھا ؟ کہ آپ قافلے لے جا رہے ہیں ۔ کیا آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ کوئی پوچھے گا ؟ اب جو بات یہ کہہ

رہے ہیں اس لئے میں آں اس بات کی وضاحت کرتا ہوں '

(ہنسی)

نہیں جناب جب آپ ایسی disinformation کریں گے تو اس کے بارے میں ہم بات کریں گے۔

**جناب چیئرمین** - جناب آپ وائنڈ اپ کریں۔ اور بھی مواقع آئیں گے یہ ساری باتیں آپ اس وقت کر لیں۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل** -وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں (پشتو) ان کی پھر بھی قدر کروں گا

**جناب چیئرمین** - جناب آپ ترجمہ کریں جی

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل** - جناب والا بات یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پر آپ بوجھ ڈالیں گے اور ڈالتے جائیں گے تو collapse ہو گا یہاں ہمارے اور غم کم تھے کہ ہمارے جناب وزیر داخلہ صاحب نے ایک نئی occupation کی تحریک شروع کی - اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں رد عمل ہوا - ہمیں یہ کہتے ہیں کہ تم ہو - میں یہ سچ کہتا ہوں جناب والا کہ ہم نہیں ہیں لیکن آپ کو میں یہ یقین دلاتا ہوں جناب والا کہ قندھار کے اپنے لوگوں نے بھی resist کیا اگر وہ لوگ مجموعی طور پر ---- ابھی ہم نے politics کے حوالے سے یہ ہی کہا ہے کہ مداخلت مت کرو - اگر ہماری اس بات کی کوئی تائید کر رہا ہے ہم پاکستان کی favour کی بات کر رہے ہیں اور افغانستان کی favour کی بھی بات کر رہے ہیں اچھے relation کی بھی بات کر رہے ہیں ہم یہاں پارلیمنٹ میں بھی کہتے ہیں کہ آپ ایسے کام نہ کریں ' جب کہ وہ باقاعدہ فارمولا بن رہا تھا جب transfer of power ہوئی آپ وزیر داخلہ صاحب سے پوچھیں کہ آپ transfer of power کے کتنے دن پہلے آپ وہاں گئے ؟ آپ کیوں گئے ؟ نہیں نہیں یہ مداخلت ہے یہ وزیر داخلہ صاحب نے پوچھا ہے -

**جناب چیئرمین**-میرے خیال میں آپ ختم کریں - کافی وقت ہو گیا ہے -

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**- تو عرض ہماری یہ ہے کہ ہمارے ملک کی مشکلات ہیں - خواہ اندرونی ' خواہ وہ بیرونی ہیں۔ ہونا یہ چاہئیے تھا کہ ان مشکلات کو ہم حل کریں اور اس طرح سے اس

ملک کی پالیسیاں بنیں کہ اندرونی اور بیرونی طور پر یہ پالیسیاں ملک کے مفاد میں ہوں لیکن اب تک وہی عمل جاری ہے کہ جدھر بھی جائیں آپ اپنی ٹانگ اڑا رہے ہیں۔ اب ایران کیوں؟

جناب چیئرمین - ایران کی بات ہو گئی ہے - وہی بات بار بار نہ دہرائیں - چائنا کی بات ہو چکی ہے -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - مجھے بات کرنے دیں - چائنا کیوں منحرف ہو رہا ہے ؟ یہ کیوں مداخلت کر رہے ہیں ؟

جناب چیئرمین - مداخلت نہ کریں - بات کرنے دیں -

(مداخلت)

جناب چیئرمین - کافی وقت ہو گیا ہے - میرا خیال ہے کہ اس کو ختم کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - بہرحال جناب چیئرمین صاحب ! ان کی مداخلت کے باوجود ' اور آپ کی جلدی کے باوجود میرے خیال سے کچھ باتیں تو آ گئی ہیں -

جناب چیئرمین - نہیں نہیں ساری آ گئی ہیں - کافی ہیں -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا ! ایک بات جو رہ گئی ہے کہ آخر میں جناب صدر صاحب نے قرآن حکیم کی آیات بیان کیں ہیں - انہوں نے کہا ہے کہ برائی سے منع کریں گے اور نیکی کی ہدایت کریں گے - میں صدر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اس حکومت کو برائی سے روکیں۔ اس حکومت میں آئین ' جمہوریت ' اسلام کے برخلاف یہ جو برائیاں ہو رہی ہیں ان سے روکے اور اپنے ملک کے حوالے سے مجموعی طور پر خارجی ہو یا اندرونی ہو' اس کی رہنمائی کریں - یہ قرآن شریف کے پارے سورۃ بقرہ میں ہے کہ ہماری آیات کس طرح ارزاں فروخت ہوئیں - آپ نے یہاں اچھے الفاظ استعمال کئے ہیں اور آپ نے اچھی طرح فروخت کیا ہے۔ جناب والا ! میں آپ کا مشکور ہوں شکریہ مہربانی جی -

جناب چیئرمین - اچھا جی شکریہ - احسان پراچہ صاحب - نو بجنے کو ہیں احسان صاحب زیادہ وقت نہیں لیتے ہیں -

جناب احسان الحق پراچہ - اگر کل پر جا رہے ہیں تو پھر کل رکھ لیں گے -

جناب چیئرمین۔ اگر آپ پندرہ منٹ تک ختم کردیں تو ہم انتظار کرتے ہیں ورنہ کل کریں گے۔

جناب احسان الحق پراچہ ۔ میں کوشش کروں گا۔

جناب چیئر مین۔ چلیں کل کرلیں ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی ۔ نہیں نہیں جناب

Never get through the busmess. Let Mr. Piracha speak. Sir. One speaker has spoken for over an hour.

جناب چیئرمین۔ اس قسم کی الزام تراشی نہ کیا کریں ۔

It is nothing about the cake. Everybody is being given ample time.

*(interruption)*

Mr. Chairman: It does not matter we will stop for two hours in this debate. We have allowed it. So, why do you get upset by this. I am not getting upset by this.

آپ کو کچھ حوصلہ کرنا چاہئیے ۔ ان کی بات سننی چاہئیے ۔ اگر irrelevant بات کر رہا ہے تو ٹھیک نہیں ہے۔ اگر وہ relevant بات کر رہا ہے تو ان کی بات سننی چاہئیے ۔ ان کی بات میں مداخلت نہ کریں۔

جناب احسان الحق پراچہ ۔ جناب اگر debate آج ختم ہونی ہے تو میں کرتا ہوں۔ اگر ختم نہیں ہو رہی ہے تو اس کو کل پر رکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے کل پر رکھ لیتے ہیں ۔

*[The House is adjourned to meet again tomorrow on wednesday at 10 of the clock in the morning on 17th May, 1995].*

PPI—4516(97) Senate—26-11-97—180.